ماشاء الله لا قوة الا بالله

[illegible]

ع

حکایات موعظت

در مطبع [illegible] مطبوع گردید

فہرست حکایات چشمۂ رحمت

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

تتمہ رحمت

مع

تتمہ موعظت

مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدائے دو جہان کا وصف کب لکھنے مین آتا ہے
بعین عاجزی خامہ یہان سر کو جھکاتا ہے

خیالِ حمدِ حق دل مین جو آیا
لگا کہنے بعجز و ناتوانی
کہ مین طاقت کہان سے اتنی پاؤن
مری تو خود تراشیدہ زبان ہی
کہان مین اور کہان اوس پاک کی ذات

قلم سو سو طرح سے عذر لایا
زبس کاغذ پہ کر کی درفشانی
جو تحمیدِ الٰہی لکھ دکھاؤن
بھلا مجھ کی زبان کا کیا بیان ہی
مثل مشہور چھوٹا منہ بڑی بات

نعتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

فدا ہو اے دلِ غافل بجان نامِ محمدؐ پہ
قلم بھی سر کے بل اس نام پہ قربان جاتا ہی

لکھوں کیا میں ثنائے شاہ لولاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

بیاں ہو کب ثنا اوس شاہ دین کی
جناب رحمۃ للعالمین کی

وہ ہی ممدوح ذات پاک مطلق
رہی اوس پر ہمیشہ رحمت حق

ہیں جتنے آل و اصحاب پیمبر
وہ سب چرخ نبوت کے ہیں اختر

صفت اونکی بھی کرنا کب ہے ممکن
درود حق ہو اونپر رات اور دن

اگر ہے شوق سننیکا تو ای یار ادھر آو
کہ ذکر خیریہ اسلام کچھ تمکو سناتا ہے

ارادہ ہے یہ میرا ای عزیزان
کہ اب میں کچھ لکھوں حال بزرگان

رقم ایسا بزرگوں کا بیان ہو
کہ جس سے رحمت باری عیان ہو

بیان وہ نظم میں کرتا ہوں ای یار
کہ ہو انسان جسکو سنکے بیدار

پڑھے جو اس بیان کو مرد عاقل
خدا کی یاد سے وہ ہو نہ غافل

دعا ہے اب یہ اسے خلاق معبود
کہ ہووے بارور یہ نخل مقصود

آغاز بیان

تجھے ہے اے دل بیہوش اک دن قبر میں جانا
یہاں دو چار دن کے واسطے کیا گھر بناتا ہے

سنا ہے حضرت عیسے پیمبر
رہا کرتے تھے سیاحی میں اکثر

نکرتے تھے کبھی اک جا پہ آرام
ہمیشہ گشت میں رہتے تھے وہ مدام

نہ دنیا سے اونہوں نے دل لگایا
نہ گھر اپنے لیے کوئی بنایا

یہ فرماتے کہ ہان کیا گھر بناؤن
عبث ہے زندگی مین گھر بنانا
عمارت آسمان پر وہ بنائے
ہو جسکو درمیان قبر جانا
یہ سب اسباب دنیا جیتے جی تک
مگر جب دم پیام مرگ آئے
حقیقت مین بھی ہے یہ صورت حال
یہ بین ہین کرکے عیسیٰ دلنشین حال
لکھا ہے وقت اک لوگون نے پاکر
کہا یا حضرت اجازت ہم جو پائین
بنائین گھر آپکا اسطرح وقت
ہوئے اسبات سے عیسیٰ جو آگاہ
بنانا چاہتے ہو جو ہر اک گھر
کہا عیسیٰ نے ہے لوگون نے سنکر
یقیناً آپ پر بھی یہ عیان ہے
چلا جاتا ہے پانی اوسکا دائم
اگر بالفرض ہم وان گھر بنائین
قیام اوسکو نہ دریا مین رہیگا
کہا عیسیٰ نے پھر رد کرکے یہ بات

کہ اور دن کے لیے پھر چھوڑ جاؤن
ہے آخر قبر مین اپنا ٹھکانا
کہ جسکو قبر کی منزل نہ آئے
اوسے دنیا مین پھر کیا گھر بنانا
نظر آتے ہین اپنی ملک بیشک
خدا جانے یہ کسکے پاس جائے
نہین اپنا یہ غیرون کا ہے سب مال
رہے قید جہان سے فارغ البال
کیا یون عرض اونکے پاس جاکر
کوئی گھر آپکی خاطر بنائین
بشوق دل کرین اوسمین بسیرا
لگے کہنے کہ اے مردان گمراہ
بنادو جاکے دریا پر روان پر
بھلا یہ بات ہو سکتی ہے کیونکر
کہ ہر دم آب دریا کا روان ہے
بنا کب ہو سکے گی اوسپہ قائم
تو اوس سے فائدہ کیا آپ پائین
بنائینگے اوسپر وہ گھر بہیگا
نہ سمجھے تم کچھ بھی مری بات

یہ جو آب رواں پر گھر بنانا
بتاؤ ہے ہو بنانا اوس کا دشوار
اسی صورت سے دیکھو غور کر کے
ہے جیسی آب دریا کی روانی
بھلا یہ عمر تو ہر لحظہ کم ہو
مکان جو ہو بنا دریا کی اوپر
وہیں دائم نہیں ہے زندگانی
بھلا کیا اسکی خاطر گھر بنائیں
خلاف عقل ہے یہ بات بالکل
یہ سب جتنی عمارات جہاں ہے
یہی بہتر ہے جو اب ہے ہمارا حال
نہیں ہوں گھر بنانے سے پشیمان
خدا کی یاد تنہائی میں ہے خوب
بیاں جب یہ کیا عیسیٰ نبی نے
جو اوس مجلس میں حاضر مرد واں تھے
جچی یہ حضرت عیسیٰ نے تقریر
تو اپنا چھوڑ کر سب کارخانہ
رہے ہمراہ اونکے گشت میں وہ
ہوا ایسا شرف صحبت سے حاصل

خلاف عقل ہے تم سب نے جانا
سمجھتے ہو بعید از عقل ہے کار
بنانا کی قدریں عقل کب ہے
چلی جاتی ہے یوں ہی زندگانی
عبث ہے گھر بنانے کا جو غم ہو
قیام اوسکو نہیں ہے [illegible]
قیام اسکو کہاں ہے جاودانی
اوسے پھر غیر کو ہم سونپ جائیں
بنانا گھر یہاں پر ہے تغافل
نہیں اسکو قیام جاودان ہے
کہ ہووے پھر جہاں اک سخت جنجال
کہ ہو نقش طبیع کو [illegible] یہاں
نہیں کثرت ہے انکی دیکھو خوب
کیا آغاز وہاں رونا سبھی نے
تغافل پر وہ سب گریہ کناں تھے
ہوئی لوگوں کے دل پر اسکی تاثیر
ہوئے وہ ساتھ عیسیٰ کے روانہ
پھرے صحرا و کوہ و دشت میں وہ
کہ سب کے سب ہوئے درویش کامل

تری قدرت کے صدقے رب عالم | کہانتک مین سہون دنیا کے یہ غم
مجھی ہی قید ہستی سی چھڑا لے | محبت کا مزا اپنی چکھا دے
رہون دنیا مین کب تک مین گرفتا | الٰہی اب تو ہو جاؤن سبکبار

حکایت

سنو اے دوستان رحمت خلاق سبحانی
کہ ذکر رحمت و بخشش ہر اک دل کو خوش آتا ہی

ہی گفتار کو سے فرخندہ افعال | زبان حضرت موسیٰ کا احوال
کہ تھا اوس عصر مین اک شخص بدکار | نہایت فاسق و فاجر خطا دار
بہت موسیٰ کیا کرتی اوسے پند | نہوتی پر وہ اوسکو فائدہ مند
ہوئی دو سو برس کی عمر اوسکی | فجور و فسق مین وہ سب تھی گذری
ہوئی جب زندگانی اوسکی آخر | چلا عقبیٰ کو وہ مثل مسافر
ہوا لوگون کو جب معلوم یہ حال | کہ رحلت کر گیا وہ زشت اعمال
تو اوسکی نعش کو وہ سب اوٹھا کر | کسی گھورے پہ آئے ڈال جا کر
اوسی جب ڈالکر آئے وہ خوشدل | ہوئی روح الامین اوس جا پہ نازل
کہا موسیٰ سے آکر ای پیمبر | یہ ہی حکم خدائے رب اکبر
کہ میرے دوست نے کی آج رحلت | نکی تمنے مگر کچھ اوسکی حرمت
سمجھکر تمنے مرد زشت کردار | اوسی گھورے پہ ڈالا مثل مردار
یہ اسرائیلیون سے جاکے کہدو | کہ گر بخشش تم اپنی چاہتے ہو

تو اوسکی نعش کو وہان سے اوٹھا کر
نمازِ اوسکی جنازہ کی پڑھی ہو اب
سُنا موسےٰ نے جب فرمانِ باری
کرا نجا لق مرے یہ بھید کیا ہے
بڑا تھا یہ تو عصیان کار و فاسق
ہوا ارشاد یون موسیٰ کو اوسدم
کئیے اسنے جو کچھ دنیا مین اعمال
مگر ہی باعثِ بخشش یہ اسکا
لکھا توریت مین نامِ محمدؐ
وہ نام پاک آنکھون سے لگایا کر
ورق رکھا وہ اسنے سر کے اوپر
ہمین تعظیم وہ خوش اسکی آئی
ہمارے دوست کا نامِ معظم
ق
کیا اسکو بھی ہمنے دوست اپنا
وہ رحمت ہمنے کی پھر اسپہ نازل
کھلا موسیٰ پہ جب یہ رازِ پنہان
گئے کرنے سب احکامونکی تعمیل
کیا پھر دفن باطرزِ شریعت
ذرا دیکھو تو بدر و غور سے یان

کرو آداب سے مدفون جاکر
بآئین و طریقِ شرع تم سب
تو کی یہ عرض با صد انکساری
سبب کیا اسکی بخشش کا ہوا ہے
بتا کسطرح تیرا دوست تھا وہ
کہ واقف اسکی ہین احوال سے ہم
بخوبی اونکا ظاہر ہے ہمین حال
کہ تھا یہ ایکدن توریت پڑہتا
جو دیکھا اسنے کی تعظیم بیحد
اور آبِ اشک چشمون سے بہایا
بجا تعظیم اور تکریم لا کر چوم کر
کہ تھی محبوب اپنے کی بڑائی
لگایا اسنے بس آنکھون سے چم
گنہ جتنے تھے اسکے سبکو بخشا
ہوا اچھا گلشن جنت مین داخل
تو رحمت پہ خدا کی ہو گئے قربان
اوٹھا لائی اوسی جا کر بہ تعجیل
ملا رہنے کو اوسکے باغِ جنت
خدا کا کسقدر ہے فضل و احسان

عنایت اور رحمت کسقدر ہی / عطا و لطف و شفقت کسقدر ہے

یہان تو اسطرح پر ہم گنہگار / وہان وہ جوش فضل ربّ غفار

تری رحمت کی اے معبود عالم / بجا ہی ولیکن گر قربان ہون ہم

تعجب ہی کہ ہم ہون تمسی غافل / تری رحمت ہو پہر بھی ہمپہ نازل

بشارت ہی خوشی ہی اون کو بیحد / جو ہین دلسے فدای نام احمد

یہ وہ ہی نام اعلی و معظم / کہ کافی ہی ہمین بہر دو عالم

یہ وہ ہی نام نامی با فضیلت / کہ اس سے ہو رہا موسے کی امت

ہمین کیونکر نہو پہر فرحت دل / کہ ہمتو اوسکی ہین امت مین داخل

خدا سے ہی یہی امید ہمکو / کریگا عیش وہان جاوید ہمکو

نکمیون مین اپنی قسمت پر ہی نازان / کہ ہون نام محمد کا ثناخوان

حکایت

خدا بخشیگا ہمکو فضل سی امید کامل ہی
بڑا جود و کرم اوس پاک رب کا سنے مین آتا ہی

سنا ہی حال فرعون لعین کا / بڑے گمراہ کافر بے یقین کا

کہ تھا وہ عہد مین موسی نبی کے / لگاے اوسنے سب ارمان جی کے

ہوئی تھی عمر اوسکی چارسو سال / نہ تھا عالم مین کوئی اوسکی تمثال

رہا اس عمر مین وہ شاد و خرم / کبھی دیکھا نہ دنیا مین ذرا غم

بخوبی مصر مین کی بادشاہت / گذاری عمر با صد عیش و راحت

جو یہہ دنیا مین رتبہ اوسنے پایا | غرور اک اوسکے دل مین آسمایا
رعایا سے لگا کہنے با جبار | کرو میری خداوندی کا اقرار
ہو کیون سنتے سے اوس حق پر عقیدہ | شنیدہ کی بود مانند دیدہ
جگہہ یہہ غور کی ہے اے عزیزان | کہ تھا وہ بندۂ خلاق ذیشان
وہ سودا مغز مین اوسکے سمایا | کہ اپنے کو خدا اوسنے بنایا
مگر یہہ بھی ہے شان خدائی | سزا اوسنے نہ کچھہ دنیا مین پائی
نہ پہونچا اوسکو مطلق کوئی آزار | ہوا اک روز کو بھی وہ نہ بیمار
بعیش و نشاط و کامرانی | کیا کرتا وہ کافر حکم رانی
نبی موسے نے یہہ حق سے دعا کی | نہایت عاجزی سے التجا کی
کہ اے پروردگار حی و قیوم | مجھے بھی راز مخفی ہو یہ معلوم
کہ یہہ فرعون بدخو زشت اعمال | سدا رہتا ہے خوشوقت اور خوشحال
نہ بیماری اسے آتی ہے کوئی | کرے جسکے لیے یہہ چارہ جوئی
ہے اتنی عمر اس کافر کی آئی | کبھی تکلیف کچھہ اسنے نہ پائی
جو حاصل ہے اسے یہہ عیش و عشرت | کبھی بھی اسکی ظاہر ہووے حکمت
ہوا الہام یہہ موسے کو اوسدم | ہمارے بھید سے تو کب ہے محرم
ہمارا فعل بھی حکمت کا ہے کار | نہین ہے قول بیحکمت بھی زنہار
نہین بخشش جو اسکی ہمکو منظور | اسی رکھتے ہین ہم تکلیف سے دور
مبادا اسپہ کچھہ آئے مصیبت | ادہر ہووے رجوع اسکو برغبت
کہین ہو جائے گر بیمار و ناشاد | ہمین وہ عجز سے شاید کرے یاد

کری اوسدم اگر الحاح و زاری — کہین رحمت نہ کھو جاوی ہماری
کہین اوسدم نہ ہو وہ فضل نازل — کہ ہو ایوان رحمت مین یہہ داخل
ہمارا ہی بڑا فضل اور احسان — رسا وہان تک نہین ہی فہم انسان
ہمارا اسقدر تفضل و کرم ہے — کہ واقف اوس سے یہہ عالم بہی کم ہے
اگر ہو موج زن دریاے رحمت — تو بخشی جاوی یہہ جتنی ہی خلقت
دلا دیکھی یہہ رحمت اوس خدا کی — نہین کچھ انتہا اوسکے عطا کی
عزیزو ہے خدا کی جب یہہ رحمت — اوسی دنیا مین ہی محنت و زحمت
نہین ہی جب یہہ رحمت اوسکو منظور — وہی دنیا مین ہی خوشوقت و مسرور
اسی پر یہہ حدیث مصطفی ہے — جناب پاک کا کہنا بجا ہے
کہ دنیا سجن ہی بہر مومنان ہے — ولے جنت برای کافران ہے
یہہ سب ظاہر ہی اونکو ہین جو عاقل — بیان طول سی کیا سود حاصل

حکایت

خدا کی شان رزاقی ذرا ای بہائیو دیکھیے
کہ کس کسطرح سی پاتے ہین رزق ہر خلق کی جاتا ہے

کسی درویش کامل کا بیان ہے — وہ اپنے حال سی یون قصہ خوان ہے
کہ تہا اک مرتبہ ایسا زمانہ — ہوا تہا گہر سے مین اپنے روانہ
سفر سے تہا یہہ اپنا مقصد دل — کہ ہین ملکون مین جو درویش کامل
کرون جاکر مین اون سب کی زیارت — لے کچھ فیض اونسے با ارادت

رہا پھرتا میں اک مدت سفر میں ۔ ملی کامل بہت سے دشت بر میں
ملا جو جو سفر میں مرد کامل ۔ کیا اون سب سے میں نے فیض حاصل
بیان ہے یہ سنو اک مرتبہ کا ۔ کہ میں اک روز اک صحرا میں گذرا
سناؤں کیا میں اوس صحرا کا عالم ۔ نگذرا ہوگا وہاں پہ کوئی آدم
پڑا اٹھا یوں ہی تنہا کوس ویران ۔ جدہر دیکھو اودہر کوہ و بیابان
پھرا میں چند مدت اوسکے اندر ۔ غذا برگِ شجر تھی میری وہاں پہ
پڑا اک کوہ کے نیچے تھا وہاں غار ۔ نہایت ہولناک اور تیرہ و تار
جو میں اک روز اوسکے پاس آیا ۔ تو بیٹھا پیر مرد اک اوس میں پایا
عیاں تھا اوسکے چہرے سے عجب نور ۔ کہ جسکو دیکھکر ہووے خجل حور
وہاں بیٹھا تھا وہ سر کو جھکائی ۔ خدا سے پاک سے دل کو لگائے
جو دیکھا ہیبت سے اوس نورہی کو وہاں پہ ۔ سلام اوسکو کیا نزدیک جا کر
جو دیکھا اوسنے مجھکو سر اوٹھایا ۔ بلا کر پاس اپنے پھر بٹھایا
خیال اوسوقت میرے دل میں آیا ۔ کہ اسکو رزق کا مشکل ہی ملنا
نہایت ہی یہ پرُ وحشت بیابان ۔ نہیں ہے نام کو بھی یاں پہ انسان
اسے یہاں رزق ملتا ہوگا کیونکر ۔ گذر انسان کا ہے دشوار یاں پہ
جو میرے دل میں یہ وسواس آیا ۔ تو اوسنے سر کو پھر اوپر اوٹھایا
لگا کہنے مجھے باحسن اخلاق ۔ نہیں ہے کیا خداے پاک رزاق
توکل کیا تجھے اوس پر نہیں ہے ۔ جو رازق تو رب العالمین ہے
اگر یہ تجھکو ہو منظور اے یار ۔ کہ دیکھے اوسکی رزاقی کا اظہار

تو یہ پتھر کہ جو یان پر پڑا ہے
نکال اسکو کہ مدت سے گڑا ہے

یہ سنکر بیٹا اوسکو جب نکالا
نکل آیا تو اونکے پاس لایا

کہا تب اوس نے گبر با صفا نے
کہ اسکو توڑ لا پتھر ہی جا کے

جو توڑا میں نے اوس پتھر کو جا کر
تو دیکھا ایک کیڑا اوسکے اندر

بغور اوسکو جو پھر دیکھا کہ کیا ہے
تو کیا دیکھا کہ وہ کچھ کھا رہا ہے

دہن مین اوسکے اک برگ شجر ہے
اوسی سے اوسکی پتھر مین گذر ہے

لگا پھر مجھسے یون کہنے وہ دیو تقی
کہ دیکھی قدرت رب اے وفا کیش

بھلا پتھر مین جو دے رزق اسکو
مجھی کیا یان نہ دے سکتا نہیں وہ

کہا پھر مجھکو اوس بوڑھے نے اکبار
سحری یان آجکی شب رہ تو مہمان

کہ تجھپر قدرت رب عیان ہو
کہ دیکھے دور تیرے بے گمان ہو

رہا مین اونکے کہنے کے مطابق
ہوا ہر حال مین اونکے موافق

رہا مین اور کی دعوت بھی اسکو
بجا خدمت بھی لایا تا بمقدور

جو گذرا روز شب کا وقت آیا
چھپا خورشید مہ نے منہ دکھایا

نماز اوٹھ کر پڑہی دونون نے باہم
امامت مین اونہین کو کرکے قائم

ہوا مین مقتدی اونکی برابر
اداکی یون نماز رب داور

جو فارغ ہوے ہم بیٹھے خوش اوقات
لگے کرنے بہم حرف و حکایات

نظر اتنے مین اک انسان آیا
وہ سرپر رکھکے کچھ کھانے کو لایا

جو کھولا اوسنے لاکر اوسکا سرپوش
تو سب دیکھتے ہی اوڑ گئے ہوش

دماغ جان مین وہ خوشبو سمائی
کہ ایسی دیکھنے مین پھر نہ آئی

عجب کچھ وہ طعام جان فزا تھا
کئی تھے اوسمین سیم و زر کے اطباق
دیا اوس پیر کو لا کر وہ کھانا
وہ مرد پیر کر کے شکر یزدان
کہا مجھسے بلا کر بے تامل
وہ کھانا بیٹھکر مینے بھی کھایا
ملا وہ ذائقہ اوسدم زبان کو
پیا خوش ذائقہ پھر ایسا پانی
ہوی فارغ جو ہم کھانا وہ کھا کر
جدہر سے وہ جوان آیا تھا خوشخو
رہا پھر رات بھر مین اونکے ہمراہ
ہوا جب صبح کو مین اونسے رخصت
توکل تب کیا مینے بھی اب
ہوی اسبات کو ای یار بیتی سال
خدا کے فضل سے روز و شبانا
گذرتے ہین اسی صورت سے ایام
بچشم غور دیکھو اے عزیزان
زہے ہے اوسکی شان کبریائی
وہ قدرت اوسکی ہے ای صاحب ہوش

معطر جسم و جان کو کر دیا تھا
بہشتی اونمین میوے اور ارزاق
کیا لیکر ادا اوسنے دوگانا
اوسی کھانیکو بیٹھا شاد و فرحان
لے کیجے آکے یہہ کھانا تناول
کہون کیا لطف جو اوس سے اوٹھایا
نہین ممکن کہ کچھ اوسکا بیان ہو
کہ تھا وہ رشک آب زندگانی
بچا جو تھا گیا لے وہ اوٹھا کر
روانہ ہو گیا پھر اوسطرف کو
تھا تب کی خدا کی جستجو خواہ
رہا پھر بھی سفر مین چند مدت
کہ اوس درویش کا دیکھا تھا عطیا
رہی اتنک تو ویسا ہی مرا حال
مجھے بھی غیب سے آتا ہے کھانا
ادا ای شکر سے رکھتا ہون مین کام
رہی کیا قدرت خلاق سبحان
رہی یہہ رحمت و لطف خدا کی
ہے جسمین عقل بھی خاموش و سرنگون

بھلا کیا فہم مین یہہ بات آ گئے
میانِ سنگ روزی کرم پا گئے

کئی ہین اوسنے پیدا جتنی جاندار
سبھی کو رزق دیتا ہی وہ غفار

عزیزو ہی بڑے افسوس کی بات
کہ ہمکو تو وہ یون دی رزق و برات

مگر ہم غافل و نادان سراپا
تلاشِ رزق مین پھرتے ہین ہرجا

جو اوس رازق کی رزاقی کی شان ہے
ہمارے دلپہ اک وہم و گمان ہے

عقیدہ کب ہمین پورا ہے حاصل
نہین اسطرح یہہ ایمان بھی کامل

خداوندا ہمین دے تو وہ توفیق
کہ ہووے راہ سیدھی ہمکو تحقیق

جو ہو کے دلپہ یہہ پردا پڑا ہے
اسے بس دور کر دی یہہ دعا ہے

حقیقت جو کہ ہو ہو دے وہ ظاہر
بخوبی ظاہر ہو اوپر چشم ناظر

حکایت

خدا کے نام پہ چھوڑے جو اس دنیاے فانی کو
دو عالم مین وہ پھر تو راحت جاوید پاتا ہی

حکایت ہی کہ ابراہیم ادہم
خدا کی یاد مین رہتے تھے ہردم

نکرتے تھے کبھی اکدم بھی آرام
ہمیشہ شغلِ یادِ حق سے تھا کام

پھرا کرتے تھے وہ صحرا مین آزاد
خدا کی یاد مین با خاطرِ شاد

کسی صحرا مین وہ پہنچے سرِ چاہ
ہوا وقتِ نماز او سمجھا یہ ناگاہ

ہوا بہرِ وضو پانی جو درکار
تو ڈالا اوس کوئین مین ڈول اکبار

جو کھینچا وہ بھرا چاندی سی آیا
وضو کے واسطے پانی نہ پایا

جو کچھ چاندی ہی تھی سب اوس سے گر کر
کوئیں مین ڈول ڈالا پھر اوٹھاکر

جو پھر کھینچا پھر اسونے سے آیا
نشانِ آب کچھ تب بھی نہ پایا

اوسے بھی ڈالکر سلطان نے ای یار
کوئیں مین ڈول ڈالا تیسری بار

لیا اسمتہ جب کھینچ باہر
بھرے اوسمین تھے موتی اور جواہر

جو کچھ دیکھا تو ابراہیم ادہم
ہنسے اور عرض کی ای ربِ اکرم

زر و سیم و جواہر اس طرح کے
ہزارون اس ترے بندہ نے دیکھے

وہ سب لعل و جواہر اور خزانہ
وہ عیش و راحتِ روز و شبانہ

وہ ملک و سلطنت اور حکمرانی
وہ فرحت اور نشاط و کامرانی

وہ وقتِ خوش وہ بیٹھک یکجا عالم
وہ حسنِ گلرخانی دیدہ ام ہر

وہ حکم و سلطنت وہ تخت اور تاج
وہ حشمت اور بلخ کا جتنا تھا راج

وہ جو دنیا کی سب حاصل تھی نعمت
زر و فرزند و زن کی وہ محبت

کیا جو ترک یہہ سب میں یارب
تجھی معلوم اسکا حال ہے سب

تری ہی نام پر ان سب کو چھوڑا
ہر اک خواہش سے اپنی منہہ کو موڑا

مجھے پھر کیا دکھاتا ہی تو یہہ زر
نہین میری نظر مین کچھ یہ خوشتر

مجھے تو یا خدا مطلوب ہے آب
عنایت سے کھلی پانیکا اب باب

ندا ہاتف نے دی ای ابنِ ادہم
کہ ہین واقف ترے احوال سے ہم

ہمارے نام پر تو نے زر و مال
جو کچھ چھوڑا ہے سب معلوم ہی حال

عوض مین اوسکی تجھکو یہہ خزانہ
دیا ہمنے کہ اس سے جاودانہ

نہ تو اور صرف کر تو ہووے گی کم
قیامت تک نہوگا یہہ کبھی کم

نہین کچھ اس خزانہ پر نہایت
ندا ہی نیبی ابراہیم سُنکر
مجھے تو اسمجھے ہے آب در کار
جو پھر بارِ چہارم ڈول ڈالا
وضو پھر کر گئے وہ صاحب ولایت
خدا کے نام پر جو اے عزیزو
ادب کیونکر نہ وہ خلاقِ عالم
خدا کو تبکی خوشنودی ہو منظور
عطا کی ہے خدا نے جسکو ہمت
بنامِ حق تعالےٰ ای عزیزان

مری دیکھی گا محشر مین عنایت
لگے کہنے کہ ای اللہ اکبر
تو واقف ہی کرون کیا تجھسے اظہار
بھرا آب مصفا سے نکالا
ہوئی جی جان سے مشغول عبادت
کریگا ترک یا ملکی سلطنت کو
کرے دنیا و دین دونون مین خرم
وہ کیون دونون جہا نمین ہو نہ مسرور
وہ یا نگی چھوڑ کر سب عیش و عشرت
خدا کرتا ہے اپنی شوق سے جان

حکایت

دلا ذکر بزرگان سے کیا کر تو مزہ حاصل
عزیز گر دار فانیکے بھلا کیا جی لگاتا ہے

لکھا ہے مالکِ دینار کا حال
بڑے عاقل تھی وہ مردِ خوش اوقات
پسند اس نفس کو ہوتا تھا جو کام
جو نفس اونکا منگاتا آب شیرین
اگر سے مانگتا کھانیکو کچھ قند

کہ تھی دنیا سے رہتے فارغ البال
خلافِ نفس کرتے تھے ہر اک بات
خلاف اسکے کیا کرتے تھے انجام
تو دیتے اوسکو آبِ تلخ و نمکین
تو دیتے نانِ جو کے لقمہ چند

اگر ہوتا یہ پوشش کا طلبگار　　برہنہ اسکو رکھہ کر کرتی وہ خوار

غرض کرتے خلافِ نفس اکثر　　کبھی کھانا نکھاتے پیٹ بھر کر

کوئی تھا عہد میں اک اونکے درویش　　بڑا کامل تھا وہ بھی مردِ دلریش

ضیافت اوسنے کی مالک کی اک روز　　ہوئی یہہ گھر میں اوسکی رونق افروز

منگایا اوسنے پھر لونڈی سے کھانا کو　　رکھا مالک کے آگے میزبانا کو

فقط دو خشک جو کی روٹیاں تھیں　　جو وہ مالک کے آگے لا رکھی تھیں

اونھیں پھر دونوں وہ درویشِ کامل　　وہاں کھانے کو بیٹھے ہوکے شامل

لگے یوں کہنے مالک سے یہ مقصود　　اگر ہو کچھہ نمک اِسوقت موجود

تو اوس سے خوب ہم کھانا یہ کھائیں　　بشوقِ دل زبس لذت اوٹھائیں

کہا اوس شخص نے تب خادمہ سے　　نمک بازار سے لا جلد جا کے

یہ کوزہ آبنوشی کا جو ہے گا　　اسی کو بیچکر جلدی نمک لا

غرض لونڈی نمک جا کر کے لائی　　مزہ سے روٹی پھر مالک نے کھائی

لگے پھر کہنے مالک اینی بسیار　　کہ تیرا شکر ہے ای میرے غفار

وہ دل تو نے کیا مجھکو عنایت　　ہے نانِ خشک پر مجھکو قناعت

مجھے صبر اسقدر تو نے دیا ہے　　کہ مجھکو خشک و تر سب ایکسا ہے

وہ ہمت تو نے دی ای پاک غفار　　ہوا تابع مرا یہہ نفسِ بدکار

یہ سنکر ہوکے وہ لونڈی مخاطب　　لگی کہنے یہ کیا کہتی ہو صاحب

نہیں ہیہ آپ کا کہنا بجا ہے　　کلامِ لغو ہے اور ناسزا ہے

اگر ہوتا یہ سچ کہنا تمھارا　　تو ہوتا بیچ کب کوزہ ہمارا

قسم اوس پاک کی ای مرد درویش / ہوئے سقترہ برس یا کچھ کم و بیش

تلک ہے ہم نہین آگاہ مطلق / زبان پر بند ہے یہ راہ مطلق

چھپا ہے یہ اپنا ماجرا ہے / خدا واقف ہمارے حال کا ہے

جو اوسنے حال یہ اپنا سنایا / دل خفتہ کو مالک نے جگایا +

ہوئی حالت عجب پھر اونپہ طاری / اوسی حالت مین پھر اک چیخ ماری

جو کپڑے تھے بدن مین سبے تال / کیے لیس ٹکڑے ٹکڑے صورت گل

ہوئی پھر جانب صحرا روانہ / خبر آئی نہ گزرا اک زمانہ

بزرگون کا سنا ایدل یہ احوال / کیا ہے نفس کو کسطرح پامال

کہا اس نفس کا مانا نہین ہے / مزا جز نام حق جانا نہین ہے

ہین جتنے خاصگان رب عزت / نہین وہ چاہتے دنیا مین لذت

مزا اونکو ملا ہے کچھہ عجائب / جو ہین وہ لذت دنیا سے تائب

زبان جان کو میرے بھی یارب / اوسی لذت سے کر دے آشنا اب

حکایت

عجب رحمت ہے اوس اللہ کی دیکھو کہ وہ رحمن
اوسے بھی بخشدیتا ہے جسے مایوس پاتا ہے

شنو ای طالبان رحمت حق / سناتا ہون بیان رحمت حق

لکھا دیکھا کتب مین یہ اکثر / کہ قائم جبکہ ہوگا روز محشر

سو ایسے نیک و بد تولین اعمال / زیادہ نیکی مین پایا ہین افعال

زیادہ جسکی نیکی سے بدی ہو
خدا کے حکم سے وہ دوزخی ہو

گران اوترینگے جسکے نیک اعمال
چلا جائیگا وہ جنت مین خوشحال

سوا اونکے ہو جسپر اوسکی رحمت
ہو وہ بھی داخل گلزار جنت

جو دل ایسا کوئی ہووے وہانپر
کہ ہو جسکی بدی نیکی برابر

اوسے ہوگا یہ حکم حق تعالی
کسی سے ایک نیکی جاکے لے آ

کہ جس سے پلہ نیکی گران ہو
عطا پھر تجھکو جنت مین مکان ہو

ہوا اوسکے نام جب یہ حکم صادر
چلے بس اوٹھ کے وہ افسردہ خاطر

کھڑے ہون جسقدر انسان وہان کو
طلب نیکی کرے وہ سب سے جاکر

ملین اوسکے وہان جو خویش و احباب
کہے اونسے بھی وہ با چشم پر آب

کہ اک نیکی کی ہے مجھکو ضرورت
اگر دو ہو عوض بچنے کی صورت

جواب اوسکو وہ سب اسطرح دیوین
کہ تجھکو ہم نہین پہچانتے ہین

بجا اسدم ہمارے ہی نہین ہوش
کرین کیا بات پر تیری بھلا گوش

یونہین سب سے جواب صاف پاکر
چلے وہ توٹکر مایوس و مضطر

کوئی ایسا ہی ہو وان اہل افلاس
کہ رکھتا ہو وہ نیکی ایک ہی پاس

وہ اوسکو دیکھکر یون مضطرب حال
زبس آشفتہ دل اور غم سے پامال

بلاکے پاس اپنے اور کہے یون
کہ ہے میرا ہی از بس حال محزون

سناؤن کیا مین اپنی حالت یاس
کہ ہے بس ایک ہی نیکی مرے پاس

سو ہے لہذا وہ دیتا ہون تجھکو
کریگی سود کیا وہ ایک مجھکو

تجھے تو اوسکی باعث رب عزت
کریگا گلشن جنت عنایت

مرا کیا اوس سے بر آویگا مقصود
تو ہی لیجا جو کچھہ ہو تجھکو بہبود

مرا مالک بھی ہے وہ پاک غفار
کری جو کچھہ رضا اوسکی ہو ای یار

بیان جو اسطرح پر وہ کرے گا
خدای پاک کی رحمت کا دریا

لکا یک جوش مین آجاے گا پھر
ہو گہر رحمت سے دکھلا جائگا پھر

وہ رحمت ہو گی اون دونو پہ نازل
کہ ہون سے باغ جنت مین وہ داخل

سدا پھر عیش جنت مین کرین وہ
قریب رحمت باری رہین وہ

سبھی اونکا وہان بر آئیگا مقصود
بدیدار الٰہی ہونگے وہ خوشنود

سُنی تمنے عزیز و یہہ روایت
کہ ہے کس درجہ یہہ اوسکی عنایت

زہی اوس پاک کا یہہ لطف و اکرام
گنہگار و نپر بھی یہہ فضل و انعام

بھلا بندون سے کب ہو شکر باری
بجا ہے اوسکی رہ مین جان نثاری

حکایت

سُنو یہہ مالک دینار کی یارو حکایت تم
عجب کچھہ قدرت باری کا اسمین ذکر آتا ہے

بیان کرتا ہی مالک ابن دینار
کہ مین حج کیلیے جاتا تھا اکبار

چلا جاتا تھا طے کرتا منازل
قریب آ پہنچے تھے کعبہ کے خوشدل

چلا جو ایکدن منزل سے ادھر کو
تو کیا دیکھا کہ اک اوڑتا ہے طائر

کہین کو جا رہا ہے تیز رفتار
لیے وہ قرص تازہ نان بمنقار

اوسے دیکھا تو میرے دلمین آیا
کہ دیکھون لیکے یہہ جاتا ہے کسیجا

چلا جو اوسکے پیچھے پیچھے کچھ دور / تو کیا دیکھا کہ اک بوڑہا ہی معذور
پڑا ہی اک جگہہ باحالت زار / کٹے ہین دست و پا از بس ہی ناچار
وہ روٹی جو اوڑا لایا تھا طائر / سو وان معذور کے نزدیک جا کر
کھلائی اوسکو پارہ پارہ کر کے / رہا آخر وہ اوسکا پیٹ بھر کر
ہوا فارغ وہ جب اوسکو کھلا کر / گیا پس اک طرف اوڑکر تو اوپر
کہین سے پانی اپنے منہ مین لایا / اوسی معذور کو لا کر پلایا پانی
پلایا اوسنے لا کر یون کئی بار / ہوا جب تک کہ پانی اوسکو درکار
ہوا وہ سیر جب دم آب و نان سے / تو کی پرواز طائر نے وہان سے
یہ فرماتے ہین مالک ابن دینار / کہ مین یہہ دیکھکر قدرت کا احوال
ہوا اوس پاک کی قدرت کی قربان / کہ ہی اسقدر رحم اوسکا لطف و احسان
خبر لیتا ہی وہ سبکی بھر حال / ہمیشہ اوسکا ہی یہ لطف و افضال
کہا پھر مینی اوس بوڑہی سے جا کر / کہ اپنا حال مجھسے کہہ سراسر
کٹے کیونکر ترے یہ پیر اور ہات / کیا مجروح تجھکو کسنے ہیہات
ہوا کیونکر تو وارد اس مکان پر / ملے ہی رزق کب سے تجکو یان پر
کہا اوسنے کہ گذری چند ایام / پڑا ہون مین یہان بیچین و آرام
حقیقت اپنی مین کرتا ہون اظہار / کہ مین حج کیلیے جاتا تھا اکبار
جو پہونچا قافلہ اپنا یہان پر / تو لوٹا آہ قزاقون نے آکر
ہو جو کچھ اسباب ہم لائے تھے ہمراہ / سبھی لوٹا اونہون نے ہو کے بدخواہ
تھے جتنے قافلہ مین خرد و کبیر / کیا سب کو اونہون نے قتل آکر

سوا میرے سبھون کا خون بہایا
نہ مطلق رحم اونکے دلمین آیا

مجھے بھی بس سمجھکر زیست سے دور
چلے یہان سے گئے قزاق مسرور

جو مجھکو تین دن گذری یہان پہ
تو جوع و عطش سے سخت ہو

دعا کی ای خداوند دو عالم
سوا تیرے ہے میرا کون ہمدم

بہت اسوقت ہون مجبور و ناچار
نہین تیرے سوا کوئی مددگار

میری حاجات رحمت سے روا کر
مرے سب مدعا مجھکو عطا کر

دعا کی اوسنے تب میری یہ مقبول
ہوا جب سے یہ اس طائر کا معمول

کہ دونون وقت آتا ہے برابر
کھلاجاتا ہے کھانا مجھکو لاکر

خدا کا شکر مین کرتا ہون دن رات
گذرتی ہے اسیمین میری اوقات

سنا کچھ ای عزیزان خوش اعمال
خدا کی شان رزاقی کا احوال

ہمیشہ وہ خدای پاک ہم کو
عطا کرتا ہے روزی بے تگ و دو

مگر غفلت ہے اپنی ای برادر
کہ بہر رزق ہم پھرتے ہین در در

خدا بھیجے ہے روزی آسمان سے
عجب غفلت کہ ہم ڈھونڈین جہان سے

الٰہی دی تو وہ مجھکو ہدایت
کہ راہ نیک پر آؤن بسرعت

بھروسا ہو ترا ہی مجھکو دائم
توکل پر رہون ہر وقت قائم

ترا امید ہی یا رب فضل و اکرام
نہو در سے تری محروم اسلام

حکایت

گنہ سرزد جو ہو جاتا ہے کچھ ناگہ بزرگون سے
تو وہ درد گنہ پھر عمر بھر اون کو رلاتا ہے

لکھا ہے تھے کعین ایک شیخ دیندار ، چلے اک روز گھر سے سوے بازار
نظر جو ناگہان اوپر اوٹھائی ، کوئی عورت نظر وان اونکو آئی
کھڑی تھی بام پر اک غیرت ماہ ، نظر اونکی پڑی اوس پر بناگاہ
ندامت کہا کے اس سے شیخ رہ نے ، گہر آنسو کے پلکون مین پرو گئے
کیا یہ عہد اپنے دل مین اکبار ، نہ دیکھونگا کبھی اوپر کو زنہار
خدا کے فضل سے تا آخری دم ، رہے اس عہد پر اپنی وہ قایم
نہ دیکھا آنکھ کو اوپر اوٹھا کر ، سدا اروبالکی بادیدۂ تر
بزرگون کا جتنا یا رو یہ احوال ، فدا اپنی تو دیکھو کیسی ہے چال
بزرگون نے اگر ایسا کیا ہے ، تو واجب اونکی ہمکو اقتدا ہے

حکایت

اثر ہوتا ہے جس کے دل مین کچھ بھی نور ایمان کا
بیان قہر حق سنکر وہ اپنی جان سے جاتا ہے

سناتا ہے قصہ یہ بحال عمر رض کا ، رفیق و نائب خیر البشر کا
جوان تھا ایک شدت سے گنہگار ، کہا اوس سے عمر رض نے ای سیہ کار
بھلا کب تک خطا مین تو رہیگا ، مزہ ان سبکا عقبی مین چکھیگا
کہا اوسنے کہ کیا خوف و خطر ہے ، کہ بخشندہ خدا ہے داد گر ہے
نہین ہے فکر عقبی مجھکو زنہار ، کہ نام اوس پاک کا ہے رب غفار
عمر رض نے پھر کہا اوس سے یون ہے ، کہ یہ کہنا ترا حق اور یقین ہے

مگر شاید نہین تو نے سنا ہے
کہ قہر حق تعالے بھی بڑا ہے

سُنا جب اوس جوان نے یہ تعجب سے
گرا بیہوش ہو خالق کے ڈر سے

اوسے دیکھا جو وان لوگون نے آ کر
تو کیا دیکھا کہ رحلت ہو گیا کر

ہوے پھر وہ خلیفہ حامی دین
بہت رحلت سے اوسکے دین غمگین

کہا پھر آ کے لوگون نے یہ اظہار
کہ یا حضرت بڑا تھا یہ تو بدکار

گنہ ہوتے تھے صادر اس سے پیہم
عبث مرنے کا اسکے کرتے ہو غم

کہا حضرت نے یہ لوگون سے سُنکر
کہ اس نے کی ہے توبہ اسطرح پر

اگر تقسیم ہو توبہ ہو سب کو
تو بخشا جاے کل عالم عزیزو

وہ اسکو تھا یقین توبہ مین حاصل
ہوا یہ رحمت باری مین داخل

مجھے بھی یا الٰہی کر عنایت
اسی صورت سے توبہ کی ہدایت

حکایت

جو رکھی کار دنیا پر مقدم کار دینی کو
تو پھر وہ مطلب دل اپنا خاطر خواہ پاتا ہے

سُنو اے مومنان پاک طینت
بیان کرتا ہون اک تم سے حکایت

سُنو دل سے کہ راوی نے کہا ہے
نہایت معتبر یہ ماجرا ہے

کہین تھا اک جوان با سعادت
کیا کرتا تھا وہ کار زراعت

نہایت تھا جوان وہ مرد اشراف
نہایت پاک طینت با دل صاف

شتر بھی پاس تھا اک اوسکی جو جو
بہت حاصل تھی اوسکو اوس سے بہبود

بیان ہے اسطرح پر ایک دن کا ۔ کہ وہ روز مبارک جمعہ کا تھا

وہ اوسکے پاس رہتا تھا شتر جو ۔ گیا وہ بھاگ سمرا مین کہین کو

وہی اوسکے لیے دن تھا مقرر ۔ کہ اپنا کھیت لیتا نہر سے بھر

جوان کہنے لگا تب ہوکے حیران ۔ کہ مین اب کیا کرون اے خالق جان

کرون گر مین تلاش اونٹ جاکر ۔ تو پانی کون دے کھیتی مین لاکر

نماز جمعہ بھی مجھسے قضا ہو ۔ دل غمگین کو یہ بھی غم بڑا ہو

وگر دینے کو ہوون پانی مین طیار ۔ تو اپنے اونٹ سے ہوون دست بردار

اگر اس کام مین یون مین رہون نہین ۔ نماز جمعہ کیونکر پڑھ سکون مین

اگر پڑہنے نماز جمعہ جاؤن ۔ شتر کو اپنے تو بہی مین نہ پاؤن

اور کھیتی مین بھی پانی نہ آئے ۔ وہ ہو کر خشک بیشک ہیچ جائے

اسی فکر و تامل مین جوان تھا ۔ کہ دلمین اوسکے یون آکے گذرا

نماز جمعہ مجھسے چل سکے اسدم ۔ کہ ہے یہ اور کامون پر مقدم

جو دینی کام کا ہو گا سر انجام ۔ خدا اچھے کریگا اور سب کام

یہ دلمین سوچکر وہ مرد آزاد ۔ چلا مسجد کے جانب با دل شاد

پڑھی اوس نے نماز جمعہ جاکر ۔ خلوص دل سے پیش رب ہوا وہ

فراغت پا کے واں سے گھر جو آیا ۔ تو اپنا اونٹ اوسنے گھر مین پایا

کیا دریافت یون بی بی سے آکر ۔ اسے پہنچا گیا ہے کون یان پر

کہا اوسنے مجھے ہے سخت حیرت ۔ خدا کی آج بیٹے دیکھی قدرت

اسے اک شیر آ پہنچا گیا ہے ۔ مجھے وہ شان حق دکھلا گیا ہے

کہین جنگل سے اوسکے ساتھ ہو کر — اسے پونہچا گیا ہے وہ یہان پر
جوان سے جب اوسنے اپنی حقیقت — بجا لایا خدا کا شکر غایت
ادا پھر شکر کا کر کے دوگانہ — ہوا وہ کھیت کی جانب روانہ
کہ جا کر نہر سے دے اوسمین پانی — نہ خوشکی سے تا چندان گرانی
جو پونہچا کھیت پر وہ مرد دلشاد — تو کیا دیکھا وہان قدرت کا ایجاد
کہ پانی کھیت مین اوسکے ہے روان — چمن کی طرح شادابی عیان ہے
جدہر دیکھا نگاہ اوسنے اوٹھا کر — اور ہر کھیت اپنا پایا تازہ و تر
خدا کا دیکھہ کر یہ فضل و احسان — ہوا قدرت پہ اوسکی وہ قربان
لگا پھر دلمین کرنے اپنے وہ غور — ہوئی یہ آبپاشی اسمین کس طور
نہین ایسا تھا کوئی دوست غمخوار — کہ کر جاتا وہ پیچھے میرے یہ کار
جو اوسکے متصل اک ذی لیاقت — وہان تھی اور لوگون کی زراعت
تو اوسنے جا کے وہ مرد خوش افعال — لگا دریافت کرنے اسکا احوال
اونہون نے یون کہا اوس سے کہ ائے — تری قسمت کرین کیا حال اوسکا
جو اپنے کھیت مین دیتے تھے ہم آب — کہ ہوئی کھیت اپنا سبز و شاداب
ق
عجب اوس وقت کچھ راز نہان تھا — وہ پانی کھیت مین تیرے روان تھا
بہت کی گو کہ ہمنے جانفشانی — کہ اپنے کھیت مین آئے یہ پانی
مگر شان خدا تھی اک برادر — وہ تیرے کھیت مین پونہچا برابر
ہماری رائگان محنت گئی سب — ہرا ہے کھیت یہ تیرا لبالب

جوان کو جب ہوا یہ حال معلوم ۔ خدا کے فضل کا احوال مفہوم
ادا سجدہ کیا اور شکرِ باری ۔ بصد عجز و نیاز و انکساری
ہمیشہ ہو کے پھر قدرت کی قربان ۔ بجا لاتا تھا اوسکا شکر ہر آن
جو کوئی چھوڑ کر دنیاے دون کو ۔ عبادت مین خدا کی چست ہو
تو یہ دنیاے فانی آپ آکر ۔ پڑے قدمون پہ اوسکے سر جھکا کر
جو کارِ دین کو رکھتا ہے مقدم ۔ فدا ہوتی ہے دنیا اوسپہ ہر دم
جو ہون درپیش اوسکو دنیوی کام ۔ وہ خود ہو جاتے ہین آکر سرانجام
جو چھوڑے دین کو دنیا کی خاطر ۔ نہ اوسکی ابتدا بہتر نہ آخر
کیا سب دین و دنیا اوسنے برباد ۔ نہو دونون جہان مین کچھ وہ دلشاد
الٰہی از رہِ لطف و عنایت ۔ مجھے بھی ہو عطا ایسی ہدایت
کہ دنیا سے مجھے نفرت ہو ہر دم ۔ رکھون دنیا کے اوپر دین مقدم
تری ہی یاد سے ہر دم رکھون کام ۔ پسند آئے نہ اس دنیا کا آرام ؏
الٰہی آرزو میری یہ بر آئے ۔ نہالِ آرزوئے دل ثمر لائے

حکایت

سنو یارو بزرگون کا بیانِ اتقیا سے ؏
زبان پر شیخ ابراہیم کا اب ذکر آتا ہے ؏

یہ لکھی ہین فرید الدین عطار ۔ ولیِ کامل و دانائے اسرار
کہ کرکے ترک حشم بادشاہی ۔ ہوئے صحرا کو جا سیم راہی

توکل جا کر کسیکی باغبانی
رہی اوس باغ مین وہ چند مدت
وہ مالک باغ کا تھا جو توانگر
کہا اوسنے یہ آکر باغبان سے
گئے یہ سنکے ابراہیم ای دو بہت
وہانسے توڑ کر اونکو جو لائے
لگا یہ کہنے پہر وہ زردار
لگے کہنے پہر انہین ادہم با ضرورت
سمجھ کر اونکو شیرین پہر وہ لائے
جو اوسنے توڑ کر پہر اونکو کہایا
لگا پہر کہنے یون وہ اہل دولت
نہین تمکو کیا ترش و شیرین سے تو آگاہ
یہ بولے سنکے ابراہیم ادہم
یہان کی بیٹھے کی ہی باغبانی
فقط مین تہا یہان پہر حفاظت
مزہ کو کسطرح پہر جانتا مین
زبان پر جو ثمر اپنی نگذرا
یکہکر اپنے ادہم مرد آگاہ
اوسیدم و شہ سکے وہ مرد توانگر

ق

بسر ہوتا کہ باقی زندگانی
بخوبی اوسکی کرتے تہے حفاظت
وہ آیا سیر کو اک روز وان پہ
کہ میٹھے لا انار اچہے یہانسے
انار اچہے سراپا مغز بے پوست
تو نکلے ترش جب مالک نے کہا
کہ جا میٹھے انار اب لا خبردار
انار اوسنے جو دیکہے خوبصورت
خوشی سے لاکے مالک کو دکہائے
انار اک بہی نہ میٹھا اوسنے پایا
ہوئی رہتے ہوئے یہان تجکو مدت
انار اک بہی نہین لاتا ہے دلخواہ
کہا کہ صاحب ہوون آپ برہم
نہین کی مثل مالک کا مراتی
نہتی کہانے کی مجکو کچہ اجازت
برے اچہے کو کیا سمجہا نتا مین
صواب عیب کیا تہا سہو اوسکا
چلے اوس باغ سے صحرا کی راہ
گرا قدمون پہ اونکے جلد آکر

لگا کہنے ہوا معلوم اس دم — کہ ہین بس آپ ابراہیم ادہم
نہ اب تشریف لیجا مین کہین آپ — سکونت خاص فرمائین یہین آپ
یہین سے آپ کے ہم زیر فرمان — بجا لائینگے خدمت با دل و جان
تمامی شیخ نے یہ بات زنہار — رکھا اپنا قدم بیرون گلزار
کہا اتبک تو اپنا تھا چھپا بھید — مگر افسوس اب یہ کھل گیا بھید
ہوا جب فاش یہ راز نہان ہے — تو یہان اب لطف رہنے کا کہان ہے
یہ کہکر اوس سے وہ شیخ زمانہ — ہوئے مثل صبا وہان سے روانہ
سنی یارو حکایت تمنے ساری — خیال اونکی کرو پرہیزگاری
بزرگون کا یہ تقوے اور طہارت — ہمارے واسطے ہے اک ہدایت
بزرگون نے جو یہ تقوی کیا ہے — امام اونکو ہمین کرنا روا ہے

حکایت

خدا کے فضل کی امید رکھ پھر دیکھ تو اے دل
کہ وہ اس غنچۂ امید سے کیا گل کھلاتا ہے

لکھا ہے جب کہ ہوگا حشر قائم — تو ہو خلقت وہان پر سب فراہم
حساب اون سب کا پھر وہان ہوگا فی الحال — مراتب پائینگے سب حسب اعمال
وہان پر پیش ہوگا اک گنہگار — نہایت مرد فاسق زشت کردار
فرشتون کو یہ ہوگا حکم نازل — کرو جا کر اسکو دوزخ مین داخل
نکی فرمان بری اسنے ہماری — گنہ مین عمر اپنی سب گذاری

ہمارا خوف کچھ دل مین نلایا — کیا جو کچھ کہ شیطان نے سکھایا
سزا اسکی مناسب ہے فی الحال — کہ جا کر دو جہنم مین اسے ڈال
فرشتونکو ہے حکم رب اکبر — چلین دوزخ کے جانب اوسکو لیکر
چلے دو اک قدم جب وہ گرفتار — منہ اپنا پھیر کر با حالت زار
ق خداے پاک کی جانب کو دیکھے — نہایت عجز سے امید کر کے
پھر ایسا اک قدم وہانسے چلے وہ — نگہ پھر عجز سے پیچھے کرے وہ
غرض دو دو قدم وہ شخص چلکر — نظر پیچھے کرے با حال مضطر
فرشتے دیکھکر یہ حال اوسکا — کہین اوس سے کہ تو کرتا ہے یہ کیا
ق غرض اس دیکھنے سے کیا تری ہے — کہے وہ یہ غرض اس سے مری ہے
مین پیچھے دیکھتا ہون جو کہ ہر بار — نگاہ رحم کا ہون بس طلبگار
یہی ہے جو ہر قدم پر عجز و زاری — فقط رحمت کی ہے اک انتظاری
کہ شاید اب بھی رحمت اوسکی ہو جائے — مری غربت پہ شفقت اوسکی ہو جائے
جو ہے دریاے رحمت اوسکا خاموش — کہین اس حال پر آئے او سے جوش
وہ رحمت اوسکی ہو پھر مجھ پہ نازل — کرے بر آئین میرے سب مقصد دل
یہ فرمائے او سے تب حق تعالے — کہ تو کیا کہہ رہا ہے ہمکو بتلا
کہ جو دنیا مین تو نے سب برے کام — عبث ہے یہ حریص فضل و اکرام
کرے وہ عرض یون اے پاک غفار — مین ہون از بس گنہگار و خطا کار
مگر جیسا کہ بندہ زار ہون مین — بھلا ہون یا کہ بدکردار ہون مین
ق ترا بندہ ہون ہر صورت سے یارب — تو ہی مختار جو کچھ چاہے کر اب

یہ ہوا اوسدم خدا کا اوسکو ارشاد ۔ چلا جا باغ جنت کو تو دلشاد
خطائیں بخشدیں ہیں ہمنے تیری سب ۔ تو جا کر سیر کر فردوس مین اب
تماشا دیکھہ رحمت کا ہماری ۔ تجھے یہ نعمت عظمی عطا کی
ہماری چاہتا تھا تو جو رحمت ۔ تو یا تجھکو دیا گلزار جنت
ہمارے سے تہا کرم کا تو جو خواہان ۔ کیا تجھے عطا یہ باغ رضوان
ہمیشہ اسکے اندر رہ تو خوشدل ۔ رہین گے اپنی رحمت تیرے شامل
مسلمانو سنا یہ ماجرا اب ۔ کرم دیکھا خدائے پاک کا اب
عنایت اور رحمت اوسکی دیکھی ۔ زلیس یہ لطف و شفقت اوسکی دیکھی
عجب اوسکے کرم کا رنگ دیکھا ۔ عجب رحمت کا اوسکی ڈھنگ دیکھا
عجب اوس پاک کا ہی جود و اکرام ۔ اوسی سے خوش ہی یہ ناچیز اسلام

حکایت

خدا ہی پاک نگہبان ہر گنہ کرتا ہی کیا ای دل
خیال اوس ذات بینا کا نہیں تجھکو ذرا ای دل

لکھا ہے اک جوان باروی زیبا ۔ رسول اللہ کی خدمت مین آیا
ادب سے یون لگا کہنے کہ حضرت ۔ ہوئے سرزد گنہ مجھسے بکثرت
اگر مین اوسنے اسدم باز آون ۔ تو بتلاؤ کہ وان بخشا ہی جاون
کرون توبہ اگر مین اب گنہگار ۔ تو مجھکو بخشش ہی دیگا وہ غفار
کہا یہ سنکے اوس دم مصطفی نے ۔ ق ۔ حبیب شافع روز جزا نے

جو صدق دل سے توتو بہ کریگا — تو بے شک تجکو وہ رب بخش دیگا

کرے توبہ گناہون سے جو عاصی — گنہ سے اوسکو بخشے حق خلاصی

یہ سنکر وہ جوان با خاطر شاد — چلا گہر کو وہان سے اپنی آزاد

خیال اوسکے جو کچھ پہر دل مین آیا — رسول پاک کی محفل مین آیا

کہا آکر کہ ای سردار عالم — بتادو بات یہ ہی مجکو اسی دم

کہ مین کرتا تہا جسدم کار عصیان — مرا رب بہی تہا کیا اوسوقت نگران

کہا حضرت نے سنکر بات اوسکی — کہ ہی ہر وقت نگران ذات اوسکی

چھپا کر کوئی کیسا ہی کرے کام — خدا پر سب عیان ہی ای نکونام

یہ سنکر بات بس وہ مرد غمناک — گرا بیہوش ہوکر بر سر خاک

جو اوسکو جا کے لوگون نے اوٹہایا — تو قید جسم مین جان کو نپایا

جناب مصطفیٰ نے پہر با تعجب ام — کیا دفن اوسکو با اعزاز و اکرام

سنا یہ حال تمنے اے عزیزو — خدا کا خوف تہا کس درجہ اوسکو

غضب ہی ہم خدا سے ہوکے بے ڈر — گنہ کرتے ہین دنیا مین برابر

عطا کر یا الٰہی ہمکو وہ دل — کہ تیرے خوف کی بنجاے منزل

ترا وہ خوف یا رب جا نشین ہو — کہ دل پر صورت نقش نگین ہو

حکایت

عجب ہے فقر کی لذت وہ جانے جسکو حاصل ہو

مزہ جو اسمین ہے شاہی مین کب وہ لطف آتا ہی

لکھا ہی شیخ ابراہیم ادہم
زمانہ تھا کہ اونکے زیر فرمان
بڑا تھا اونکا اعلےٰ کارخانہ
ہزاروں بیش قیمت فیل موجود
شتر خانہ مین صدہا اونٹ و بُجاہ
وہ گھوڑے بیبہا لاکھوں طرحدار
ہزاروں وہ غلامان و کنیزک
فزون تعداد سے وہ لشکر و فوج
تھا کچھ جاہ و حشمت کا ٹھکانا
لکھوں کیا سلطنت کا اونکی احوال
زمانہ عدل سے تھا اونکے دلشاد
جو لمیاری کا کرتے حکم جاری
ہزاروں وہ جوانانِ وفادار
جلو مین شاہ کی چلتے تھے ہمراہ
غرض اس شان و شوکت سے جنہوں نے
یونہیں کی دس برس تک حکمرانی
خدا کو پھر ہوا اسطرح منظور
زبس دلکو ہوئی دنیا سے نفرت
سمایا دل میں وہ عشقِ الٰہی
بلخ کے تھے جو سلطان معظم
مطیعِ حکم تھے سب بادل و جان
سبھی موجود اسباب زمانہ
صفِ اعدا ہو جنسے دم مین نابود
چلیں اک رفر مین جو مثل پوں باہ
بہ تنگِ بادِ صرصر جنکی رفتار
جو ہر اک فن مین تھے دانا و زیرک
کہ بحرِ شور کی ہو جسطرح موج
بھرا تھا مال و دولت سے خزانا
رعایا تھی سبھی خوشوقت و خوشحال
نتھی مطلق کسیکو جائے فریاد
نکلتی شہر کے باہر سواری
برہنہ لیکے سب ہاتھوں مین تلوار
وہ ہوتا بیچ مین تاروں مین جون ماہ
رہا ملکِ بلخ مین شاد و خورسند
بصد عشرت گذاری زندگانی
کہ دل دنیا سے اوسکا ہوگیا دور
ہوئی جاگیر دل مین حق کی الفت
کہ بالکل چھوڑ دی وہ بادشاہی

مہیا تھے وہ جتنے کارخانے — بھرے سب مال و دولت سے خزانے
وہ تاج و تخت و دربار شہانہ — وہ فیل و اسپ یکتائے زمانہ
وہ فوج و سلطنت وہ جاہ و حشمت — زن و فرزند کی اپنے محبت
یہ وہ سب چھوڑ کر سب ہو گئے آزاد — بیاباں کی طرف وہ چل دیے شاد
مثال باد صحرا میں کیا رم — پتہ اونکا کسیکو پھر ملا کم
جو نیشاپور میں مشہور ہے غار — بزیر کوہ تھا وہ تنگ اور تار
بلخ کی چھوڑ کر تخت و حکومت — وہاں کی شاہ نے آکر سکونت
کہ تا خلقت نہ ہووے یہاں خبردار — رہوں خلقت کی کثرت سے یکبار
رہے دس سال تک وہ اوسکے اندر — خدا کی یاد کرتے تھے برابر
رہے جبتک وہاں وہ مرد مقبول — رہا اونکا ہمیشہ ایسا معمول
جب آتا پنجشنبہ ای برادر — نکل کر غار سے آتے وہ باہر
وہاں سے لکڑیاں کچھ جمع کرتے — بسوئے شہر خرم شاد لاتے
جو ہوتا شہر میں اونکا خریدار — خوشی سے اوسکو وہ بیچاتے وہ ای یار
جو قیمت اوسکی ہوتی اونکو حاصل — وہ دیتے اوسکا کہانا مول خوشدل
مساکینوں کو پھر وہاں پہ کھلاتے — جو بچتا اوسکو اپنے ساتھ لاتے
اوسی غار سیہ میں آکے شاداں — بناتے سات لقمہ اوسکے یکساں
کیا کرتے تھے روزہ جب کہ افطار — تو لقمہ ایک کہاتے تھے وہ ای یار
اونہیں لقموں سے ہی مرد خوش افعال — گذر جاتا وہ ہفتہ اونکو خوشحال
غرض اس طرح با صد جانفشانی — بسر کرتے وہاں پہ زندگانی

جو تہا فضلِ الٰہی اونکے شامل
ہوا قرب الٰہی اون کو حاصل

اوٹھا اسطرح پردہ دلسے اِک بار
کہ دیکہا اوسکا ہر ذرہ مین دیدار

کھلا جو وہ حجابِ درمیانی
تو سارے کہل گئے رازِ نہانی

یہی اِک جسم کا پردہ پڑا ہے
جو وہ نورِ حقیقی چہپ رہا ہے

اسے مردانِ رہ جب توڑتے ہین
بدن کا ظرف پہلے پہوڑتے ہین

سُنی تمنے حدیثِ مصطفےٰ ہے
کہ مرنا موت سے پہلے بہلا ہی

یہی مطلب ہی اسکا ہو تو محرم
فنا فی اللہ تہے جو ابن ادہم

مرے جو اسطرح پر ہوکے فانی
تو پائے وہ ابد کی زندگانی

ہوئی پہر ابن ادہم کی یہ نیت
کہ رون مین جاکے کعبہ کی زیارت

طواف اوسکا بدل جاکر کرو مین
بزیر سایہ اوسکے خوش ہوں مین

اگرچہ خلق یہ جاتی ہی ہر سال
اوا پہر کرکے حج آتی ہی خوشحال

مشرف گو وہ ہووین سال بہر مین
نہین خوش لیک یہ اپنی نظر مین

کہ جاناؤ ان کو پاسے کب روا ہی
اگر مین سرکے بل جاؤن بجا ہی

یہ کرکے عزم وہ شیخ زمانہ
چلے ہر گام پہ پڑہتے دوگانہ

قدم اس راہ مین آگے جو دہرتے
ادا ہر گام پر دو نفل کرتے

اسی صورت سے وہ مردیگانہ
چلے جاتے تہے رہ روز و شبانہ

خدا کے فضل سے اے مرد آگاہ
وہ چودہ سال مین کی قطع سب راہ

یہان پر راوی دانائے اسرار
قلم کو اپنے یون کرتا ہی دربار

کرتے ہے نکتہ مین اکثر لوگ محرم
کہ آتے ہین چلے یہان ابن ادہم

مشایخ جمع ہوکر وہان کے اکثر
کہ ہو اونکی زیارت ہمکو حاصل
وہان پر ابن ادہم پہونچے جس روز
حضورِ قلب سے وہ عاجزانہ
کراتے ہین مشایخ آئے وان پر
کہ تونے ابنِ ادہم کا جو کچھ حال
یہان سے وہ رہے ہین کس قدر دور
خبر اونکی ہی جب سے ہمنے پائی
یہ سُنکر ابن ادہم سر جھکا کر
کہ تم پر حیف ای مردانِ دیندار
برا ہی وہ تو اک زندیق و بدکام
سخن جب یہ سُنا اونکی زبانی
اونہین مارا بہت باضرب و شدت
جو بتلاتا ہی تو اونکو گنہگار
جو تو کہتا ہی اونکو مردِ زندیق
لگے یون کہنے ابراہیم ناچار
کہ ہون مین ایک زندیق و گنہگار
مشایخ کو ہوا جب علم یہ ظاہر
لگے کہنے کہ ای فخرِ زمانا

ہمیشہ شہر سے آتے تھے باہر
منور تا ہوا اونکے فیض سے دل
ہوئے کچھ فاصلے پر رونق افروز
ادا اوسوقت کرتے تھے دوگانہ
لگے یہ پوچھنے وہ ان سے آکر
سُنا ہو ہمسے کہدے صاف ای الجلال
قدمبوسی ہی اونکی ہمکو منظور
یہان آئے ہین بہرِ پیشوائی
لگے کہنے بہت آنسو بہا کر
کہ ابراہیم ہی مردِ گنہگار
بھلائی سے یہ کیا لیتے ہو تم نام
بہت لوگون نے کی اوس پر گرانی
کہ تو کہتا ہی کیا یہ اونکی نسبت
تو ہی ہی مردِ فاسق اور بدکار
تو ہی زندیق ہی اے مردِ تحقیق
کہ مین تو پہلے ہی کرتا ہون اقرار
گناہون سے زبس اپنے گرانبار
گرے قدمون پہ اونکے سب اکابر
تاسف ہی کہ ہمنے تمکو جانا

ہوئی ہمسے بہت خدمت مین تقصیر
ہمین حاضر خدمتِ عالی ہین سب ہم
ہوا ہمسے وہ کارِ ناسزاوار
بتنبیہ کرے اب جیسا آپ ہم
نہین ہمکو ہوا انسے خطا کی
مشایخ فکر سے ہر دو کے آزاد
سبہون نے لاکے پہر عذر دکہایا عین
رہے پہر وہ وہان پر چند مدت
جو تہا مدت سے اونکا مقصد دل
رہے ہر فکر سے وہ دونے آزاد
نہایت چونکہ تہے مقبول درگاہ
وضو سے وہ عشا کی وان برابر
ریاضت اسطرح کی تا بہ تیسی سال
رہے وہ سالہا وان شبکو بیدار
نہ وہ تیسی سال سوئے شبکو اکدم
روانہ جب ہوے وہ اِس جہان سے
کہ اِمشب تہا جو سردارِ زمانہ
بوقتِ صبح جانا سب نے باہم
سنِ رحلت اگر ہے تمکو درکار

جو چاہا ہو اوسکی دوا اب ہمکو تقریر
کرین جو آپکی مرضی ہو اسدم
کہ ہین ہم سبکے سب لایق دار
لگے کہنے سرِ دل مین نہ کچہ غم
جو تقصیری ہین کی وہ ہمنے بخشی
او نہین مکہ مین لاکے بادِ اشہاد
ولیکن جمع شد وہ حضرت کہ اتقین
ہمیشہ کعبہ کی کرتے زیارت
ہوا فضلِ خدا سے سب وہ حاصل
خدا کی یاد مین ہر وقت دلشاد
رہے مکہ مین وہ تا سالِ پنجاہ
ادا کرتے نمازِ صبح اکثر
رہا اک عمر تک اونکا یہی حال
غذاے روح تہی بس شغل و اذکار
بذکرِ حق رہے ہر وقت قایم
ندا یہی یہ آئی آسمان سے
ہوا ملکِ عدم کو وہ روانہ
کہ رحلت کر گئے ہین ابن ادہم
امام الاصفیا ہی بوجہہ لے یار
۲۶۲

پڑھے یہ قصہ گر مرد خردمند / اوٹھاسکے فائدے وہ چند در چند
بیان جو نظم مین مینے کیا ہے / خوش آیا طبع کو یہ ماجرا ہے
کوئی اس درد کا جو دردمند ہو / حکایت یہ اوسے بہی سودمند ہو
کسیکا جو نہین ہے استقلال / اوسے کیا فائدہ ہو اس سے حاصل
تو اپنے کام سے رکھہ کام اسلام / کسیکے واسطے کیا تجکو پڑا کام

حکایت

نہین بہتر ہے عز و جاہ اس دنیائے فانی مین
کریان کام بندوان کے مراتب کو گھٹاتا ہے

جو تہے حضرت سلیمان ابن داؤد / بہت دنیا مین وہ رہتے تہے خوشنود
بہت حاصل تہی اونکو شان و شوکت / کرتے تہی کل خلق پر اونکی حکومت
وہ تہے عالم مین اک ظل الہی / تہے کرتے کل جہان مین بادشاہی
قیامت کو ہوسے ہین بخشے مرسل / وہ سب فردوس مین جب ہونگے داخل
سلیمان بعد مین سب انبیا کے / مراتب پائینگے جنت مین جا کے
صحابہ مین رسول حق کے اے جان / جو بیٹے عوف کے تہے عبدالرحمان
وہ پیچھے اور صحابون کے اوس دن / ہون داخل خلد مین اے صاف باطن
سبب یہ ہی کہ یہ دنیا کے اندر / بڑے تہے اہل حشمت اور تونگر
اسی سے انکا یہ کم مرتبہ ہے / خوشی ہی اوسکو جو یہان پر گدا ہی

حکایاتِ پسندیدہ ختم کرکے پر انجامہ
مقالاتِ بزرگان طالبون کو اب سُناتا ہے

سُنو اِک مردِ کامل کا بیان ہے — حقیقت اسطرح اوسکی عیان ہے
پہاڑون کو ہوا تھا حکمِ باری — کہ ہی منظور اب عزت تمھاری
کرینگے ایک کو تم مین سے منظور — وہ ہوگا نور سے نورٌ علےٰ نور
کلام اوسپر نبی سے ہم کرینگے — بڑی عزت اوسے تم سب مین دینگے
سُنا جسدم پہاڑون نے یہ ارشاد — ہوئے سب دل مین اپنے خرم و شاد
جو اونچے تھے پہاڑ ای اہل ایمان — بلندی پر ہوے اپنی وہ نازان
یقین اونکو ہوا یہ دل مین کامل — کہ بس ہمپر ہی ہوگی وحی نازل
جو تھا چھوٹا پہاڑ اِک طورِ سینا — کہا اوسنے کہ کیا رتبہ ہی اپنا
یہ ہین اس سے بڑے سب کوہ موجود — مری ہستی ہی آگے اِنکے نابود
مرا کیا اِنکے آگے مرتبا ہے — حقیقت لامین کچھ ادنی کی کیا ہے
جو اوسنے عاجزی کی ای برادر — اوسی پر ہوگیا الطاف داور
کلام اوسپر ہوا موسیٰ نبی کا — بلا رتبہ یہ اوسکو عاجزی سے
دلا کر عاجزی جب تک ہو مقدور — کہ ہو درگاہ حق مین عجز منظور

دیگر

فضیل ابن عیاض ای طالب راہ — بیان کرتے ہین ایسا ہو تو آگاہ
جو مانے حکم رب کا بادل و جان — تو دو عالم ہون اوسکے زیر فرمان

بجا لاوے جو حکم پاک باری	ہوا اوسکے حکم مین مخلوق ساری

دیگر

بیان ہے ایک کامل کی زبانی	کہ یہ دنیا جو ہے اک جا ہی فانی
شروع کرنا بیان آسان ہے کار	خلا ہی اوس سے پانی ہے یہ شیوا
سنو مطلب تم اسکا اے عزیزان	کہ ہے سہنا تو اس دنیا مین
نکلتا ہے مگر پھر اوس سے مشکل	لگا اکثر نہین چھٹتا ہے یہ دل
کسی کامل سے اک سائل نے پوچھا	کہ فرماو کسے کہتے ہین دنیا
کہا اوسنے کہ سن اے نیک آغاز	خدا برحق ہے جو تجکو رکھے باز
وہی دنیا ہے فانی ہے مقرر	نہین اسکے سوا کچھ اور ابتر

دیگر

یہ پوچھا ایک نے اک خوش بیان سے	کہ تجکو رزق ملتا ہے کہان سے
کہا اوسنے نہ مجھسے پوچھ آکر	جو بھیجتا ہے اوس سے پوچھ جا کر
مرا تو کام کیا لینا ہے اے یار	نہین آنے سے اوسکے ہین خبردار

دیگر

بیان کرتا ہے اک صاحب ولایت	کہ ہے محبوب خدا کی یہ علامت
خدا برحق سے جو اوسکو کرے دور	وہ بھاگے دور اوس سے تا بمقدور

دیگر

بیان یہ حضرتِ ذوالنون کا ہے — بڑے عاشق بڑے مجنون کا ہے
کہ ہو جس دل کے اندر حبِّ خلقت — سمائے اوسمین کب حقکی محبت
محبت یا تو ہو دل مین خدا کی — دیا ہو اس جہان بے بقا کی
نہین ممکن ہے یہ اے مردِ عاقل — کہ دو ہون الفتین اور ایک ہو دل
یہ دل ہے ایک اپنا اے عزیزو — سمائین اسمین کیونکر الفتین دو

دیگر

کسی نے جا کے پوچھا اک ولی سے — بزرگِ پاک طینت متقی سے
کہ بتلا دو مجھے اے حقکے محبوب — خدا کیون ہے دلِ خلقت سے محجوب
کہا اوسنے کہ اسکا یہ سبب ہے — نہین بھاتی خدا کو جو کسی شے
پسند اوسکو ہے کرتی حبِّ مخلوق — یہی پردہ سمجھ ہا بینِ معشوق
اسی کی ہے لگی دل پر سیاہی — نظر آتا نہین نورِ الٰہی
جو ہو جاوے سیاہی دلسے بیرون — نظر آنے لگے ہر طرف نور

دیگر

لکھا ہے با مدینہ نامور سے — ولیِّ کامل و اہلِ خبر سے
کہا اک شخص نے یہ کہیے حضرت — ہین رکھتے بھوک سے کیون آپ رغبت

یہ ہی فاقہ کبھی کیون تمکو مرغوب — شکم خالی کو کیون رکھتے ہو محبوب
کہا حضرت نے سنکر اے برادر — جو کھاے روز کھانا پیٹ بھر کر
خدا کا نور کب اوس دل مین آئے — جگہ قرب خدا مین وہ نپائے
حقیقت دوسری ہے یہ ہی ظاہر — جو رہتا گرسنہ فرعون کافر
خدائی کا کبھی دعوے نکرتا — یہ بار آخرت سر پر نہ دھرتا
جو روٹی پیٹ بھر کر اوسنے کھائی — لگا کہنے کہ میری ہے خدائی

دیگر

بیان کرتا ہے اک درویش عالی — کہ کھانے سے اگر ہو پیٹ خالی
خدا کا نور ہو اوس دل مین پیدا — ہو اوس پر حکمت خالق ہویدا
جو کھائے روز روٹی پیٹ بھر کر — وہ کب ہو حکمت حق سے مؤثر
تاثیر کیا گیا

دیگر

عزیزو بھوک مین جو کچھ مزا ہے — بزرگون نے وہ سب حاصل کیا ہے
عجب ہے بھوک کی حالت مین لذت — ہین کھلتے دلپہ اسرار حقیقت
جو عاجز بھوک سے ہو نفس اکبار — کھلین پھر بار اوسکے دل پہ اسرار
جو ہین پردے پڑے اس دل کے اوپر — کہ جنسے ہو رہا ہے یہ مکدر
جب اک پردہ بھی ہو جاتا ہے کچھ دور — قرین ہوتا ہے کچھ اس دلسے وہ نور

دیگر

بزرگوں نے بیان ایسا کیا ہے	بوقتِ جوع ذکرِ حق غذا ہے
جو اونکو بھوک کی ہوتی ہے شدت	خدا کے ذکر کی کرتے ہیں کثرت
زبان سے ذکر جب ہوتا ہے تا دیر	تو ہو جاتے ہیں وہ اوس دم شکم سیر

دیگر

کرے جو ترک لذّت جہان کو	وہ پاوے وانچہ نعماے جنانکو
مزا جو ترک میں ہے لذتوں کے	نہیں واقف ہے تو ہی نفس اوس سے
مزا ہوتا اگر وہ تجربہ اظہار	نہ ہوتا یہاں کی لذت میں گرفتار

دیگر

بلا ہووے اگر کچھ سخت نازل	مناسب ہے کرے تو صبر اے دل
یہی واجب ہے جب کوئی بلا آوے	تو راضی ہو کے شکرِ حق بجا لاوے

دیگر

خدا سے جو ڈرے ہر وقت اے یار	نہ ہو سرزد گنہ کا اوس سے کچھ کار
جو غالب خوف ہو دل کے اوپر	سبھی شہوات ہوویں دل سے باہر
نہ پھر دنیا کی اوسکو آرزو ہو	خدا ہی کی ہمیشہ جستجو ہو

دیگر

فقیری ہی اگرچہ سخت دشوار — نہیں ہی لیک بہتر اس سی کچھ کار

دیگر

ڈری جو اوس خدا سی دلمین ہر آن — کرین خوف اوس سی جماعہ جن انسان

دیگر

بیان ہے یہ تفصیلِ اہلِ دین کا — ولی ہی کامل و صاحب یقین کا
کہ جنت مین تمامی پاکے نعمت — کوئی روسے اگر اپنی دیکھہ حالت
تعجب اوسکے رونیکا بڑا ہے — کہ جنت کب بھلا رونے کی جا ہے
تعجب ہے مگر اوس سے یہ بڑھکر — کہ یہ انسان ہنسے دنیا کے اندر
بھلا دنیا جگہ ہی کب ہنسی کی — یہان ہی بات کب کوئی خوشی کی
ہنسے کیا اسمین یہ انسان غافل — گذر کرنا ہی یہان پر جون مسافر
ہوا اس دنیا کے اندر شاد کیا وہ — کہ ہین صد ہا اسے در پیش منزل

دیگر

کہا اک نے کسی کامل سے حضرت — مجھے فرمائین کچھہ اسدم وصیت
کہا اوسنے خدا اپنے کو رکھہ یاد — کہ اوسکی یاد سے گھر دلکا آباد
سوا اوسکی ہی جتنی سب یہ خلقت — نہ رکھہ دلمین کسیکی تو محبت
اوسیکی ذات سے رکھہ آشنائی — کہ منزل تک تری ہووے رسائی.

دیگر

کسی نے پوچھا اک کامل سے جاکر — کہ بتلاؤ مجھے اے نیک منظر

کسی کہتی ہین عارف پاک طینت	کہا اوسنے سنو یہ ہی حقیقت
کہ ذم و مدح ہو وے جسکو یکسان	اوسیکو عارفِ کامل تو پہچان

دیگر

کہا اک شخص نے اک پارسا سے	کہ مین جا کر ملون کیونکر خدا سے
کہا یہ تین منزل ہینگی خوشتر	ہو پہلی گنگ بہرہ کور پہر کر
کہا سائل نے بتلاؤ بہ تفصیل	سمجھ کر تین کر دون گا سبکی تعمیل
کہا حضرت نے کر پہلے زبان بند	کہ ہو تجھسے خدائے پاک خورسند
کلامِ دنیوی سے باز آ تو	کلامِ کبریا سے دل لگا تو
پہر اسکے بعد روک اپنی نظر کو	نہ جسمین حسنِ دنیا کا گذر ہو
کرے دیدِ جہان سے آنکھہ جب بند	بدیدارِ الٰہی ہو تو خورسند ہو
نہ سن کانون سے پہر دنیا کی آواز	کہ ہو ہمدم ترا وہ صاحبِ راز
کہا سائل نے حضرت سچ کہا یہ	جسے آنا ہو رستہ ہی کہلا یہ

دیگر

خدا تک تو اگر چاہے رسائی	یہ رستہ ہی راہ بزرگون نے بتائی
گذر جا جلد بس اپنی خودی سے	ادہر آتا ہی تو آجان جی سے
جو تو چاہے ادہر کا آشنا ہو	فنا ہو نیستی پہلی ہی فنا ہو
تجھے اک روز مرنا ہے مسلّم	ملا چاہے ہے جو حق سے مرا سدم
دلا گر شوق ہے کچہہ اوس طرف کا	فنا ہو کر خدا سے تو بہی ملجا

دیگر

سنا ہی اک ولی دریا کے اوپر ‌ ‌ گذر کرتے تھے بے کشتی کے اکثر
کبھی ایسا ہی ہوتا ای سخن ساز ‌ ‌ کہ کرتے مثل طایر کے وہ پرواز
کسی نے جاکے پوچھا اونسے یہ بات ‌ ‌ کہ ہین تم مین بڑے نادر کمالات
کہا اوسنے کہ سن ای مرد خوشکار ‌ ‌ نہین مجھہ مین کرامت کوئی زنہار
تعجب تجکو پانی پر چلون گر ‌ ‌ کہ چل سکتی ہی لکڑی بھی تو اوسپر
ہوا پر جو اوڑون سے کیا کرامت ‌ ‌ کہ اک پشہ بھی یہ رکھتا ہی طاقت
نہین ہی یہ کوئی مجھہ مین کمالات ‌ ‌ کہ ادنی خلق کر سکتی ہی یہ بات
جو اصلی کام ہی وہ ای نیک منظر ‌ ‌ وہ ہی اِن سب سے بالا اور برتر

دیگر

خدا کا اُنس ہو جس دلمین ای یار ‌ ‌ نرکھی خلق سے وہ اُنس زنہار

مناجات

یہ عاجز ختم کرکے بس یہان اس راز پنہانکو
نیاز و عجز سے پیش خدا اب ہاتھ اوٹھاتا ہے

الٰہ العالمین دانائے اسرار ‌ ‌ تو ہی ہی واقف حال دل زار
جو کچھ ہی اس دلمین میرے آرزو مین ‌ ‌ تجھے روشن وہ سب بے گفتگو ہین
وہ اپنا رحم فرما مجھپہ یارب ‌ ‌ کہ برآئین تمنائین مری سب
کہ ہون دنیا کے اندر مین گرفتار ‌ ‌ چھوڑا دی مجکو ای معبود غفار
رہی نہ مجکو دنیا سے رغبت ‌ ‌ سمائے دلمین تیری ہی محبت
نہو دنیا مین کچھ شی مجکو درکار ‌ ‌ رہون تیرا ہی بس تجھسے طلبگار

تری ہی یاد مین شاغل رہون مین   دو عالم سے سدا غافل رہون مین

وہ تیری درد سے خستہ ہو یہ دل   کہ تیرے نور کی بنجائے منزل

نہ اسمین پھر خیال غیر آئے   اگر آئے جگہ ہرگز نپائے

ترا شیدا رہون مین جان و جی سے   سہون دنیا کے صدمہ سب خوشی سے

کدورت دلکی ساری دور ہو جائے   ترے جلوہ سے یہ دل طور ہو جائے

زبس مٹ جائے اس دلکی سیاہی   ہوا اسمین ذکر سے تیری صفائی

وہ تیرا عشق دلمین موج زن ہو   کہ مجکو خار یہ باغ و چمن ہو

نہووے عیش اس دنیا کا مطلوب   غم و تکلیف ہووے دلکو مرغوب

وہ مجکو بیخودی صورت دکھائے   کہ جائے ہوش یہان کا وہان کا آئے

جو اپنا خاص ہے اس دلکا مقصود   وہ سب بر آئی ای خلاق معبود

نکچھ دنیا کی مجکو آرزو ہے   خداوندا تری ہی جستجو ہے

تو اپنے فضل سے ای رب داور   مرا سب مقصد قلبی روا کر

الٰہی ہے ترا دربار عالی   نہو اسلام تیرے در سے خالی

خاتمہ کتاب

یہ بندہ ختم کرکے مثنوی کو شکر کرتا ہے
اسی مین اپنی تقصیرات کا بھی عذر لاتا ہے

خدائے پاک کا ہے فضل و احسان   ادائے شکر ہمسے کب ہی آسان

مجھی جو پیش تھا یہ نظم کا کام   خدا نے اسکو پہونچایا بانجام

ہوا فضل و کرم اوسکا مددگار — ہوئی یہ مثنوی بنکر کے طیار

یہ وہ ہے مثنوی اے طالب حق — رجوع اس سے ہو انسان جانب حق

بغور اسکو پڑھے جو اہل خردمند — نہ دنیا مین رہے چندان وہ پابند

خدا کی یاد کا ہو شوق اوسکو — محبت کا ہو اوسکی ذوق اوسکو

ق

خدا کی سنکے شان بے نیازی — عطاے رحمت و بندہ نوازی

ہو اوسکے فضل کی امید دلمین — رہے خوف و رجا جاوید دلمین

جو اقوال بزرگان کا بیان ہے — وہ اک تحفہ براے طالبان ہے

حقیقت مین ہین وہ سب بے بہا دُر — یہ گنجینہ ہے ایسے گنج سے پُر

پڑھین اسکو جو مردان خوش اخلاق — کرین مجھپر نگاہ مہر و اشفاق

پڑھین جو شوق سے مضمون اسکا — بموجب اسکے ہون وہ کارفرما

بقدر وسع در اصلاح کوشند — اگر اصلاح نتوانند پوشند

نہین کچھ شعرگوئی سے مین آگاہ — بشوق دل لکھی یہ نظم دلخواہ

ہوا جو طبع کو یہ ذکر مطلوب — تو حتی الوسع لکھی نظم مرغوب

رہیگا چشمہ یہ جب تک کہ جاری — رہیگی اس سے میری یادگاری

بس اے اسلام اب کر اسکو تمام — یہی شایق کو کافی ہے قلم تمام

تمت بالخیر

از تصنیف کمترین انام بندہ محمد اسلام ابن شیخ محمد اشرف صاحب مرحوم ساکن موضع جسوئی پرگنہ بگھرہ ضلع مظفرنگر تاریخ ۱۵ ربیع الآخر سنہ [illegible]

اتمام کو پہونچی

حکایات موعظت ضمیمہ چشمہ رحمت

حکایت در فضیلت انفاق فی سبیل اللہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا آپ نے کہ کوئی شخص کسی جنگل
مین تہا ایکبارگی اوسنے ایک بدلی مین آواز سُنی کہ فلان شخص کے باغ کو پانی دے
اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگستان مین خوب پانی برسایا وہ
تمام پانی ایک نالے مین جمع ہو کر چلا یہ شخص اوس پانی کے پیچھے ہولیا دیکھا کیا
کہ ایک شخص اپنے باغ مین کہڑا ہوا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے اسنے اوس
باغ والے سے پوچھا کہ ای بندہ خدا تیرا کیا نام ہے اوسنے وہ نام بتلایا
جو اسنے بدلی مین سُنا تھا پھر باغ والے نے اس سے پوچھا ای بندہ خدا تو
میرا نام کیون دریافت کرتا ہی اوسنے کہا کہ مین نے اس بدلی مین جسکا یہ
پانی ہی ایک آواز سُنی کہ تیرا نام لیکر کہا کہ اوسکے باغ کو پانی دی تو اس مین
کیا عمل کرتا ہے کہ اسقدر مقبول ہی اوسنے کہا جب تونے پوچھا تو مجکو کہنا
ہی پڑا مین اسکے کل پیداوار کو دیکھتا ہون اور مین سے ایک تہائی خیرات
کردیتا ہون ایک تہائی اپنے لیے اور بال بچون کے لیے رکھ لیتا ہون اور ایک
تہائی پھر وہی باغ مین لگا دیتا ہون رواہ مسلم ف سبحان اللہ کیا عنایت
خداوندی ہی جو اوسکی اطاعت کرتا ہی اوسکے کام غیب سی سرانجام ہوجاتے
ہین کہ اوسکو خبر بھی نہین ہوتی چنانچہ وارد ہے من کان للہ کان اللہ لہ

یعنے جو اللہ کا ہوگیا اللہ اوسکا ہوگیا کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎ چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۔

حکایت دیگر ہمدرین معنی و نتیجہ شکر و ناشکری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل مین تین آدمی تھے ایک کوڑہی دوسرا گنجا تیسرا اندہا خداوند تعالے نے اونکو آزمانا چاہا اور اونکے پاس ایک فرشتہ بہیجا پہلے وہ کوڑہی کے پاس آیا اور پوچہا تجکو کیا چیز پیاری ہے اوسنے کہا اچھی رنگت اور خوبصورت کہال ملجاوے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجکو اپنے پاس نہین بیٹہنے دیتے اور گہن کرتے ہین اوس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اوسکے بدن پر پہیر دیا اوسیوقت چنگا ہوگیا اور اچھی کہال اور خوب صورت رنگت ملگئی پہر پوچہا تجکو کونسی مال سے زیادہ رغبت ہے اوسنے کہا اونٹ سے پس ایک حاملہ اونٹنی بہی اوسکو دیدی اور کہا اللہ تعالے اسمین برکت دے پہر گنجے کے پاس آیا اور پوچہا تجکو کونسی چیز پیاری ہے کہا میرے بال اچھے نکل آوین اور یہ بلا مجہسے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گہن کرتے ہین فرشتہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر پہ پہیر دیا فوراً اچھا ہوگیا اور اچھے بال نکل آئے پہر پوچہا تجکو کونسا مال پسند ہے اوسنے کہا گائے پس اوسکو ایک حاملہ گائے دیدی اور کہا اللہ تعالے اسمین برکت بخشے پہر اندہے کے پاس آیا اور پوچہا تجکو کیا چیز چاہیے کہا اللہ تعالے میری نگاہ

درست کر دے کہ سب آدمیون کو دیکھون اوس فرشتہ نے آنکھون
پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالے نے اوسکی نگاہ درست کر دی پھر پوچھا تجھکو
کیا مال محبوب ہے کہا بکری بس اوسکو ایک بکری حاملہ دیدی تینون
کے جانورون نے بچے دیے تھوڑے دنون مین اوسکے اونٹون سے
جنگل بھر گیا اوسکی گایون سے اور اوسکی بکریون سے پھر وہ فرشتہ
کوڑہی کے پاس بحکم خدا اوسی پہلی صورت مین آیا اور کہا کہ مین ایک مرد
مسکین ہون کہ میرا تمام سامان سفر منقطع ہو گیا آج میرے پہونچنے کا
کوئی وسیلہ نہین سوا خدا کے اور پھر تیرا مین اللہ کے نام پر جسنے تجھکو رنگ خوب
وپوست درست عنایت فرمایا۔ تجھسے ایک اونٹ مانگتا ہون جسپر سوار ہوکر
اپنے گھر پہونچ جاؤن وہ بولا یہان سے تو جا مجھے اور بہت سے حقوق
ادا کرنے ہین تیرے دینے کی اوسمین گنجایش نہین فرشتہ نے کہا شاید
تجھکو تو مین پہچانتا ہون آیا تو کوڑہی نہین تھا کہ لوگ تجھسے گھن کہاتے
تھے اور کیا مفلس نہ تھا خدا نے تجھکو استقدر عطا فرمایا اوس نے کہا واہ
خوب یہ مال تو میری پشتون سے ابا عن جد چلا آتا ہی فرشتہ نے کہا اگر تو
جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا پھر گنجے کے پاس
اوسی پہلی صورت مین آیا اور اوسیطرح اوس سے سوال کیا اور اوسنے
بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتہ نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی
کر دے جیسا پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اوسی پہلی صورت مین آیا
اور کہا مین مسافر ہون بے سامان ہو گیا ہون آج بجز خدا کے

اور پھر تیرے کوئی سہارا وسیلہ نہیں ہیں اوسکے نام پر جسنے دوبارہ تجکو بینائی بخشی تجسے ایک بکری مانگتا ہون کہ اوس سے اپنی کارروائی کرکے سفر پورا کرون اوس نے کہا بیشک مین نابینا تھا خداوند جلشانہٗ نے محض اپنی رحمت سے مجکو بینائی بخشی جتنا چاہی لیجا اور جتنا چاہے چھوڑ جا خدا کی قسم کسی چیز کے واسطے مین تجکو منع نہین کرتا فرشتہ نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھہ مجکو کچہ نہین چاہیے فقط تم تینون کی آزمایش منظور تھی سو ہو چکی خدا تجسے راضی ہوا اور اون دونون سے ناراض—

شفق علیہ خیال کرنا چاہیے کہ اون دونون کو ناشکری کا کیا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت مسلوب ہوگئی اور جیسے تھے ویسے رہ گئے اور خدا اونسے ناراض ہوا اور مصداق آیہ خسر الدنیا والآخرۃ کے بنے اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بھی بجال رہی اور خدا اوس سے خوشنود ہوا اور جامع نعم دنیا وآخرۃ رہا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

حکایت در شامت منع از سائل

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کیے ہوے غلام سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہین کہ ایکبار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہین سے کچہ گوشت آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت بہاتا تھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ کو فرمایا کہ یہ گوشت

طاق مین رکھدے شاید حضرت نوش فرماوین اونہنے ایک طاق مین
رکھدیا اتنے مین ایک سائل آیا اور دروازہ پر کھڑے ہوکر آواز دی
اللہ کے نام کا بھیجو خدا برکت کرے گھر مین سے جواب دیا خدا تجکو
بھی برکت دے یہ لفظ کنایہ ہے اس سے کہ کوئی چیز دینے کی موجود
نہین سائل چلا گیا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے
اونہون نے کہا ہان ہے اور خادمہ سے کہا جا وہ گوشت آپ
کے واسطے لے آ وہ گوشت لینے گئی دیکھتی کیا ہے کہ وہان گوشت کا نام ہی نہین فقط ایک پتھر کا
ٹکڑا رکھا ہے آپ نے فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا اسلیے وہ گوشت
پتھر بن گیا رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ف غور کیجیے کہ خدا کے نام پر نہ دینے
کی یہ نحوست ہوئی کہ وہ گوشت مسخ ہوکر پتھر بن گیا اسیطرح جو شخص
سائل سے بہانہ کر کے خود کھاتا ہے وہ پتھر کھا رہا ہے جسکا اثر یہ ہے
کہ سنگدلی اور قساوت قلبی بڑھتی چلی جاتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم قست قلوبکم
من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ۔ چونکہ اہل بیت نبوت کے
ساتھ خداوند کریم کو مزید عنایت مقصود تھی کما قال اللہ تعالیٰ انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنے اے اہل بیت
خداتعالیٰ نے چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی دور کرے اور تم کو پاک صاف کردے
اسلیے اللہ جلشانہ نے اوس گوشت کی صورت حقیقۃً بدلدی تاکہ
اسکے استعمال کے شر وضرر سے محفوظ رہین ۵ مگر وان غریب ازدر

بے نصیب - مباد اگر گردی بدر ہا غریب - نہ خواہندۂ بر در دیگران
بشکرانۂ خواہندہ از در مران -

حکایت در جزائے کذب و عمل نکردن بر علم و زنا و ربوا

سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
عادت شریف تہی کہ نماز پڑہکر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کرتے
تہے کہ تم مین سے رات کو کسی نے کوئی خواب تو نہین دیکہا - اگر
کوئی دیکہتا تہا عرض کردیا کرتا تہا آپ کچہ تعبیر ارشاد فرمادیا
کرتے تہے حسب عادت ایکبار ہمسے پوچہا کہ کسی نے کوئی خواب دیکہا
ہی ہم نے عرض کیا کوئی نہین دیکہا آپنے فرمایا مین نے آج رات ایک
خواب دیکہا ہی کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتہ پکڑکر مجکو ایک
زمین مقدس کی طرف لیچلے دیکہتا کیا ہون کہ ایک شخص بیٹہا ہوا ہی اور
دوسرا کہڑا ہی اور اوسکے ہاتہ مین لوہے کا ایک زنبور ہے کہ اوس بیٹہے
ہوے کے کلہ کو اوس سے چیر رہا ہی یہانتک کہ گدی تک جا پہونچتا ہی پہر
دوسرے کلہ کے ساتہ بہی یہی معاملہ کر رہا ہی اور پہر کلہ اوسکا درست ہوجاتا ہی
پہر اوسکے ساتہ ایسا ہی کرتا ہی مین نے پوچہا یہ کیا بات ہے وہ دونون
شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ گذرے ہم ایک شخص پر کہ لیٹا ہوا ہی
اور ایک شخص اوسکے سر پر ہاتہ مین ایک بڑا بہاری پتہر لیے کہڑا ہی اوس سے
اوسکا سر نہایت زور سے پہوڑتا ہی جب وہ پتہر اوسکے سر پر مارتا ہی
پتہر لڑہک کر دور جا گرتا ہی وہ اوسکو اوٹہانے کے لیے جاتا ہی ہنوز

کوٹ کر اسکے پاس نہیں آنے پاتا کہ اوسکا سر پھر بدستور اول اچھا ہو جاتا ہے
اور وہ پھر اوسکو اوسیطور پھوڑتا ہے مین نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونون بولے
آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ ہم ایک غار پر پہونچے کہ مثل تنور کے تھا نیچے سے
فراخ تھا اور اوپر سے تنگ ـ اوسمین آگ جل رہی ہی اور اوسمین بہت سے ننگے
مرد و عورت بھرے ہوے ہین جسوقت وہ آگ اوپر کو اوٹھتی ہی اوسکے ساتھ وہ سب
اوٹھ آتے ہین یہانتک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہین پھر جسوقت آگ بیٹھتی ہی
وہ بھی نیچے چلے جاتے ہین مین نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونون بولے آگے چلو ہم
آگے چلے یہانتک کہ ایک خون کی نہر پر پہونچے اوسکے بیچ مین ایک شخص کھڑا ہی اور
نہر کے کنارہ ایک شخص کھڑا ہی اور اوسکے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہین وہ شخص
نہر والا کنارہ کی طرف آتا ہی جسوقت نکلنا چاہتا ہی کنارہ والا شخص اوسکے منہ مین
ایک پتھر اس زور سے مارتا ہی کہ اپنی پہلی جگہ جا پہونچتا ہی جب کبھی وہ نکلنا چاہتا ہے
اسیطرح اوسکو پتھر مارکر ہٹا دیتا ہی مین نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونون بولے
آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ ایک تروتازہ باغ مین پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت
ہی اور اوسکے نیچے ایک پیر مرد اور بہت سے بچے بیٹھے ہین اور درخت کے قریب
ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہی اور اوسکے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اوسکو
دھونکا رہا ہے پھر وہ دونون مجکو چڑھا کر درخت کے اوپر لیگئے اور ایک
گھر درخت کے بیچ مین نہایت عمدہ بن رہا تھا اوسمین داخل کیا مین نے
ایسا گھر کبھی نہین دیکھا اوسمین مرد بوڑھے جوان اور عورتین اور بچے بہت سے
تھے پھر اوس سے باہر لاکر اور اوپر لیگئے اور ایک گھر پہلے گھر سے بہی عمدہ تھا

اوسمین داخل کیا اوسمین بوڑہے اور جوان تھے - مین نے اون دونون شخصون
سے کہا کہ تم نے مجکو تمام رات پہرایا اب تبلاؤ یہ سبب کیا اسرار تھے اونہون
نے کہا وہ شخص جو تم نے دیکھا کہ اوسکے کلّے چیرے جاتے تھے وہ دروغگو ہی
کہ جہوٹی بات کہتا تھا پہر وہ تمام جہان مین مشہور ہوجاتی ہی اوسکے ساتھ
قیامت تک یون ہی کرتے رہینگے اور جسکا سر پہوڑتے ہوے دیکھا وہ وہ
شخص ہی کہ اللہ تعالے نے اوسکو علم قرآن دیا وہ رات کو اوس سے
غافل ہوکر سورہا اور دنکو اوسپر عمل نہ کیا قیامت تک اوسکے ساتھ یہی معاملہ
رہیگا اور جنکو تم نے غار آتش مین دیکھا وہ زنا کرنیوالے ہین اور جسکو نہر خون
مین دیکھا وہ سود خوار ہی اور درخت کے نیچے جو پیر مرد دیکھا وہ ابراہیم
علیہ السلام ہین اور اونکے گرداگرد جو بچے دیکھے وہ لوگون کی نابالغ اولاد
ہے اور وہ جو آگ دہونک رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہی اور پہلا
گہر جسمین آپ داخل ہوے وہ عام مومنین کا ہی اور یہ گہر دوسرا شہیدونکا
ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین - پہر بولے سر اوپر اوٹھاؤ مین نے
سر اوٹھایا سر کے اوپر ایک سفید بادل سا نظر آیا بولے یہ تمہارا گہر ہے مین نے
کہا مجکو چہوڑ دو کہ اپنے گہر مین داخل ہون وہ بولے کہ ابہی تمہاری عمر باقی ہی پوری نہین ہوئی
اگر پوری ہوچکتی تو ابہی چلے جاتے - رواہ البخاری **ف** جاننا چاہیے
کہ خواب انبیا کا وحی ہوتا ہے یہ تمام وقایع صادق ہین اس حدیث سے
کئی چیزون کا حال معلوم ہوا اول جہوٹ کا کہ کیسی اوسکی سخت سزا ہی دوسرے
عالم بے عمل کا تیسرے زنا کا چوتہے ربوا کا خدا تعالے سب مسلمانون کو ان [illegible]

سے محفوظ رکھے ٭ ٭

حکایت دربیان اخلاص و خدمت والدین و اداءِ حق مستحق و کف نفس از ہوی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تین شخص کہین چلے جاتے تھے کہ یکایک اونکو بارش نے آگہیرا وہ سبکے سب ایک غار مین جا چھپے کہ اوپر پہاڑ سے ایک پتھر لڑہکا اور مونہ غار کا بند کردیا وہ تینون آپسمین کہنے لگے کہ اپنے اپنے عمل دیکھو جو عمل کسی نے خالصاً للہ کیا ہو اوسکے توسل سے اللہ سے دعا کرو کیا عجب کہ اللہ تعالے اس پتھر کو ہٹا دے اور غار کا مونہ کہولدے ایک نے کہا کہ یا اللہ میرے والدین بوڑہے تھے اور میرے بچے بہی تھے مین بکریان چراتا تھا جب شام کو آتا بکریون کو دوہ کر اول اپنے والدین کو پلاتا پہر بچونکو دیتا ایک بار تلاش درخت مین دور جا نکلا پہر چرا کر جو واپس آیا تو رات ہوگئی تہی مین نے والدین کو سوتا پایا مین نے دودہ نکالا اور نکالکر اونکے سرہانے کہڑا رہا جگانے کو بہی ناگوار سمجہتا تہا اور پہلے بچونکو دینا بہی ناگوار تہا اور بچے میرے پاؤن مین لوٹتے تہے اور بہوک سے چلاتے تہے مگر مین نے کسیکو نہین دیا اسیطرح صبح ہوگئی یا اللہ اگر مین نے یہ عمل خاص تیری خوشنودی کے لیے کیا ہو تو اتنا پتہر کہولدے کہ آسمان نظر آنے لگے خدا تعالے نے اتنا کہولدیا کہ آسمان کو دیکہنے لگے دوسرے نے کہا یا اللہ میرے ایک چچا کی بیٹی تہی اور مجہکو اوس سے بدرجۂ کمال

تعشق تھا مین اوس سے خواستگارِ وصال ہوا اوسنے کہا جب تک مجھکو
سو دینار نہ دے مجھے منظور نہین مین نے کمانا اور محنت کرنا شروع کیا
یہانتک کہ سو دینار جمع کیے اور اوسے دیکر ملاقات کی جب اوسکی
ٹانگون کے درمیان بیٹھا وہ بولی ای بندۂ خدا خدا سے ڈر اور مہر ستکو توڑ
مین اوسیوقت اوٹھہ کھڑا ہوا یا اللہ اگر یہ عمل مین نے تیرے واسطے کیا
ہو تو اس پتھر کو ہٹا دے وہ اور زیادہ ہٹ گیا تیسرا بولا یا اللہ مین نے
ایکپیمانہ برنج پر ایک مزدور لگایا جب وہ اپنا کام کر چکا کہنے لگا مجکو میرا
حق دیدے مین اوسکو اوسکا حق دینے لگا اوسنے کچھہ تکرار کی اور چھوڑ کر چلا گیا
مین اون چانولون کو بوتا رہا یہانتک کہ اوس سے بہت سے بیل اور چرانے
والے غلام جمع کر لیے پھر وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور مجھپر
ظلم مت کر اور میرا حق مجکو دیدے مین نے کہا جا یہ سارے بیل اور
غلام لیجا کہنے لگا خدا سے ڈر اور مجھسے ٹھٹھا مت کر مین نے کہا کہ مین
تمسخر نہین کرتا یہ سب تیرا ہی ہے لیجا وہ اوسکو لیکر چلا گیا یا اللہ اگر
یہ عمل مین نے تیرے واسطے کیا ہو تو غار کا موبنہ کھولدے وہ پتھر
بالکل ہٹ گیا اور یہ تینون نکل کر چلے گئے ف اس حدیث سے فضیلت
بر والدین اور پارسائی اور ادای حقوق کی اور برکت اخلاص کی معلوم
ہوئی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت رجوع الی اللہ کرے
اور اگر اپنے عمل صالح کے توسل سے دعا کرے تو مستحب ہے اور
نیز اس سے کرامات اولیا کا حق ہونا واضح ہوا اور ایک مسئلہ بہی

موافق فقہ حنفی کے مستنبط ہوا کہ اگر غیر کے مال مین تصرف کیا اور بعد مین مالک نے اجازت دیدی سو وہ تصرف جائز ہی۔

حکایت در بیان وسعت رحمت خداوندی و قبول توبہ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا کہ ننانوے آدمی کو قتل کرچکا تھا پھر قبول توبہ کا مسئلہ پوچھنے چلا اور ایک راہب کے پاس آکر پوچھا کہ آیا میری توبہ بھی مقبول ہی اوسنے کہا نہین اوسکو بھی قتل کر دیا اور سو پورے ہو گئے پھر لوگون سے پوچھنا شروع کیا ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو فلان بستی مین جا وہان تیرا مسئلہ حل ہوگا وہ اودہر روانہ ہوا رستہ مین تھا کہ موت نے آدبایا اوسنے مرتے وقت اپنا سینہ اودہر بڑہا دیا اب رحمت و عذاب کے فرشتے مباحثہ کرنے لگے اونمین ہر ایک نے کہا ہم لیجائینگے انہون نے کہا ہم لیجائینگے اللہ جلشانہ نے اوس زمین کو کہ جسکی طرف چلا تہا حکم دیا کہ نزدیک ہو جا اور اوس زمین کو کہ جس سے چلا تھا حکم دیا کہ دور ہو جا پھر فرشتون کو فرمایا کہ دونون زمینون کو اسکی نعش تک پیمایش کرو جدہر قریب ہو اوسکے موافق عمل کرو جب ناپا تو ایک بالشت زمین ہجرت کے قریب نکلا اللہ جلشانہ نے اوسکو بخشدیا ف اس حدیث سے فضیلت توبہ و وسعت کرم خداوندی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ کتنا ہی بڑا گنہگار ہو خدا کو اوسکا بخشنا کچھ دشوار نہین کسی نے خوب کہا ہی

؎ باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ✣ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ✣ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ✣ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✣ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ قتل تو حق العباد ہے

یہ کیونکر معاف ہو گیا جواب یہ ہے کہ خدا تعالے اوسکے خصما کو قیامت کے دن نعمتیں دیکر راضی کر دیگا۔

حکایت در بیان ندامت عجب بر طاعت و فضیلت ندامت بر معصیت و بی نیازی ایزد تعالے

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بنی اسرائیل مین دو شخص دوست تھے ایک تو بڑا عابد تھا دوسرا بڑا گنہگار اور اپنے کو گنہگار کہتا تھا وہ عابد اس عاصی کو ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ ان اعمال سے باز آ وہ کہتا تھا کہ مین جانون میرا خدا جانے تو کون ہے یہانتک کہ ایک دن بڑا بھاری گناہ کرتے دیکھا پھر کہا باز آ - اوسنے وہی جواب دیا کہ مین جانون میرا خدا جانے کیا تو میرا قاضی ہے یا محتسب عابد نے کہا قسم خدا کی خدا تجکو کبھی نہین بخشیگا خدا تعالے نے دونون کے پاس ملک الموت کو بھیجکر دونون کی روح قبض کرائی جب دونون آئے گنہگار سے تو کہا کہ تو میری رحمت سے جنت مین جا اور عابد سے فرمایا کیا تجکو اتنی قدرت ہی کہ میرے بندہ سے میری رحمت باز رکھے عرض کیا نہین ای پروردگار حکم ہوا اس کو جہنم مین لیجاو ف اس حدیث سے بڑی بے نیازی خدا تعالے کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے طاعت پر بھروسہ نکرے اور کسی گنہگار کو حقیر نہ سمجھے کیا عجب ہے خدا تعالے معاملہ بالعکس کر دے کسی نے خوب کہا ہے ؎ غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را +
در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند + نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش +
ناگہ بیک خروش بہ منزل رسیدہ اند +

حکایت در فضیلت خوف از مواخذہ خداوند تعالیٰ

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص تھا اوسنے کوئی نیکی نہ کی تھی جب اوسکی موت کا وقت آیا اوسنی اپنے بیٹون اور گھر والون کو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو مجکو جلائیو اور آدھی خاک جنگل مین اڑا دیجیو اور آدھی دریا مین بہا دیجیو قسم ہے خدا کی اگر مین خدا کے ہاتھ آگیا تو اسقدر مجکو عذاب دیگا کہ کسی شخص کو نہ ہوا ہوگا۔ جب وہ مرگیا اونہون نے اوسکی وصیت پر عمل کیا خدا تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا کہ سارے اجزا جمع کرے اور جنگل کو حکم دیا کہ وہ بھی سارے اجزا جمع کرے سب جمع کرکے اوس شخص سے خطاب فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا عرض کیا اے پروردگار فقط تیرے خوف سے ایسا کیا اور تو خود جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکی مغفرت فرمادی متفق علیہ۔

ف اس حدیث سے خدا سے ڈرنے کی فضیلت معلوم ہوئی ؎ ہر کہ ترسد از عذاب حق بود۔ نیست مومن کافر مطلق بود۔

حکایت در فضیلت مسامحۃ فی المعاملۃ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلے زمانہ مین ایک شخص تھا جب وہ مرگیا اللہ تعالیٰ نے اوس سے پوچھا کہ تو نے کبھی نیکی بھی کی ہے اوسنے عرض کیا مجھے تو کوئی نیکی معلوم نہین ہوتی پھر حکم ہوا کہ خیال کر عرض کیا اور تو کوئی معلوم نہین ہوتی مگر اتنی بات

تھی کہ میں دنیا میں لوگوں سے بیع و شرا کیا کرتا تھا اور تقاضے میں
نرمی کرتا تھا تونگر کو تو مہلت دیتا تھا اور مفلس سے معاف کردیا
کرتا تھا خدا تعالے نے فرمایا کہ جب ہمارا ادنی بندہ ایسا کرتا تھا ہم تو
اسکے زیادہ شایان ہین اسکے گناہون سے درگذر ویہ کہکر اوسکو جنت
مین داخل کردیا متفق علیہ ۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسا
کوئی بندون سے معاملہ کریگا ویسا ہی خدا اوس سے معاملہ کریگا واللہ
ولی التوفیق ؎

بیان خلوص دلی در فرمانبرداری احکام الٰہی

حکایت ایک عفیفہ صالحہ نے وعظ مین مسائل ادائے زکوٰۃ کے سُنے کہ جو مالک
پچپن روپے سونے و یا چاندی کا ہو اور سال بھر اوسپر گذرے اور حوائج اصلیہ سے
زائد ہو اوسکو فیصدی ڈہائی روپے مساکین کو دینا واجب ہی تاکہ وہ سونا چاندی
میل اور نجاست سے پاک ہوجاوے اور اوسمین برکت اور زیادتی حاصل ہو اور
اگر اسمین غفلت کریگا تو سونے چاندی کو آتش جہنم مین گرم کرکے اسکے بدن کو مثل
عذاب کے داغین گے اور وہ مال سانپ بنکے اوسکے گلے کا طوق ہوگا اور منہ مین
اوسکے کاٹیگا جب اوس عفیفہ نے یہ سُنا بخلوص دلی ادای زکوٰۃ کا عہد کیا اور اوسکے
پاس سونے کا ایک جوڑی کڑہ طلائی کے اور کچھ نہین تھا پس وہ عفیفہ باتباع حکم
الٰہی اوس کڑہ مین سے ہر سال مقدار زکوٰۃ کاٹ کر مساکینون کو دیتی رہی
اس درمیان مین ایام غدر ۱۲۷۳ ہجری مین ضرورت اوسکے فروخت کی ہوئی

اوس ایام مین نرخ سونے کا گران ہوگیا تھا جب فروخت کیا تو خرید کے زمانے
سے کسیقدر زائد قیمت کو وہ جوڑی کڑے کی بکی سبحان اللہ اطاعت حکم الٰہی بھی ہوئی
اور فائدہ بھی اوٹھایا اور وعید عذاب سے محفوظ رہی جیسا کہ خداوند کریم نے
فرمایا ہے کہ یُرْبِی الصَّدَقَاتِ اللہ تعالے صدقات مین برکت دیتا ہی اور صدقہ دینے
والیکو فائدہ دینی و دنیوی پہونچتا ہی اور شیطان ایسے مقدمہ مین وسواس ڈالتا ہی
کہ اگر تم مسکین کو کچھ دو گے تو تم محتاج ہوجاؤ گے نعوذ باللہ اور اللہ تعالے فرماتا ہی
مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ
سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ترجمہ مثال اونکی
جو خرچ کرتے ہین اپنے مال کو اللہ کی راہ مین جیسے ایک دانہ اوس سے اوگین سات
بالی ہر بالی مین سو سو دانہ اور اللہ بڑھاتا ہی جسکے واسطے چاہے اور اللہ
کشایش والا ہی جاننے والا اسقدر جو اپنے بندونکو عنایت فرماوے فایدہ کسیکے ساتھ
احسان کرکے یا کچھ دیکر اوسکو شرمندہ نکرے احسان نجتاوے کہ جو عوض ثواب کے
عذاب کا مستحق ہوجاوے کہ ویسی مثال پیش آوے نیکی برباد گناہ لازم ہووے

حکایت در بیان ثمرۂ اخلاص

ایک امیر نعمت سے مالا مال تھا اور بسبب نہونے اولاد کے مغموم رہتا تھا بہت
خیرات کرتا اور ہر درویش کامل اور ہر عالم اور فاضل سے ملتجی دعا ہوتا ایک
مدت تک اسیطرح طالب خواہش اولاد مین رہا لیکن نخل تمنا بار آور نہوا اور غنچہ مقصود
نکھلا مگر کسی کامل کا سخن اوسکے گوش زد تھا ع دست از طلب ندارم تا کام من برآید

تمنا سے دلی کو درویشان کامل سے عرض کرتا رہا چونکہ جوئندہ یابندہ ہوتا ہے
ایک درویش خداشناس سے دوچار ہوا اوسکو مہمان کیا اور خورد و نوش سے
خدمت شایستہ کرکے اپنی التجا ظاہر کی اوسنے فرمایا کہ تم اکتالیس روز روزہ
رکھو اور بعد نماز عشا اکتالیس بار سورۂ الحمد پڑھکر روبقبلہ ہوکر سو رہو اور
بخلوص قلب دعا کرو کہ ای قادر بیچون میری مراد جسطرح سے برآوے اوسکا
نشان بتا اوس امیر نے بخلوص دلی روزہ رکھنا شروع کیا جب چلہ پورا ہوا
توکیا خواب مین دیکھتا ہی کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ بخلوص دلی کوئی نذر اپنے ذمہ
واجب کرلے کہ جو تیری مراد پوری ہوجاوے تو اوسکا ایفا کر صبح و اس بشارت
کے فوراً یہ منت مانی کہ فضل خدا سے جو مراد میری برآوے تو ایک دنبہ گیارہ بالشت
کی چکتی کا قربانی کرونگا خدای کریم نے التجا اوسکی قبول فرمائی اور فرزند نرینہ
عطا کیا واسطے ادا اسے نذر کے چارسو تلاش کی کہ گیارہ بالشت کی چکتی کا دنبہ ملے مگر
نہ ملا تب علما اور فقرا کی خدمت مین عرض کیا کہ موافق نذر کے دنبہ نہین ملتا ہے
اگر ارشاد ہو تو بجاے ایک دنبہ کے گیارہ دنبہ قربانی کرون سب نے یہی کہا
کہ تو نے اوسوقت دلمین کیا کہی بات سوچی تھی اوس نے عرض کیا کہ ایک دنبہ گیارہ
بالشت کی چکتی والا زبان سے کہا تھا اور یہی دلمین ٹھان لیا تھا سب نے یہی
جواب دیا کہ تیرا معاملہ خدا کے ساتھ ایسے وقت مین ہوا کہ دوسرا کوئی نہ تھا کسیکی کیا
مجال کہ اسمین رائی زنی کرے آخر بعد سرگردانی اور تلاش کثیر کے
ایک درویش نے فرمایا کہ تمہاری نذر کا عقدہ حضرت بہلول دانا سے حل ہوگا وہ
امیر بصدق عقیدت حضرت بہلول کی خدمت مین جو وہان سے دور دراز اونکا قیام گاہ

تھا حاضر ہوا اور اپنے حل مشکل کیواسطے مدد چاہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جا اوسی لڑکے کے ہاتھہ سے پیمایش کروے امیر دعا دیتا ہوا خوش وخرم پھرا سبحان اللہ؎ مردانِ خدا خدا نباشند۔ لیکن ز خدا جدا نباشند؛ اور اوس امیر کے شجر جلوہ نے کیا اچھا پھل پایا +

حکایت ۱۲ دربیان طعن کردن بہ قرآن مجید

مشہور ہی کہ فیضی نے کسی اپنے معتمد کو کچھہ کتابین لانے کے لیے ایران بہیجا اوسنے وہاں پہونچکر کتب خانہ دیکھا اتفاقاً قرآن شریف اوسکے ہاتھہ مین آیا بولا این تصنیف محمد ست یعنی معاذ اللہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہی اور اوسکو رکھکر دوسری کتاب اوٹھائی وہ مثنوی معنوی مولانا روم کی تھی دیکھکر کہنے لگا این افسانہ ہای کہن ست یعنے یہ پرانے قصے ہین کسی شخص نے کہا اس کتاب سے فال خوب نکلتی ہی بولا بیا تا فال زنیم یعنے آؤ فال نکالین یہ کہکر کتاب کو کھولا مشیت ایزدی سے چند اشعار نمودار ہوے اے سگِ طاعن چہ عوعو میکنی۔ طعنِ قرآن را برون شو میکنی۔ تا قیامت میزند قرآن ندا۔ کای گروہی جہل را گشتہ فدا۔ مر مرا افسانہ می پنداشتید تخم طعن و کافری میکاشتید۔ ہین بدیدای خسیسانِ زمن۔ کہ شما بودید افسانہ کہن۔ من کلامِ حقم وقایم بذات۔ قوت جانِ جان و یاقوت حیات این نہ آن شیر ست کز وی جان بری۔ یا ز پنجہ قہر او ایمان بری۔ یہ ابیات دیکھکر نہایت خجل ہوا اور بے ادبی نے نہ چھوڑا یہانتک کہ تیسرے روز

حلق پر ورم ہوکر اپنے ٹھکانے پہونچا - حفظنا اللہ من سوء العاقبۃ و خاتمۃ الخاتمۃ - نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے کہ کلام الٰہی و حکم خداوندی کے ساتھ گستاخی سے پیش آنا جان و ایمان دونوں برباد کرتا ہے جیسا ان دنوں چند کسان ناکسان اوس صفت قدیمی پر اعتراض کرنے کو موجود ہیں - اور اوسکے مثل کے تصنیف کرنے پر تیار - خوب سمجھ رکھیں کہ چاند پر خاک ڈالنے سے خود ہی روسیاہ ہوتا ہے اوس پر خاک نہیں پڑتی چراغی را کہ ایزد برفروزد ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد - کوئی کہتا ہے کہ کلام مجید خلاف محاورہ ہے اور نظیر میں یہ آیت پیش کرتا ہے وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي یعنے جو نہ پیوے پانی وہ میری جماعت میں سے ہے - کہتا ہے کہ طعم کھانے کو کہتے ہیں پانی کے لیے لفظ کھانا ناموزوں ہے - اس بے تمیز کو اگر کبھی بوستان دیکھنے کا اتفاق ہوتا اور قول سعدی کو دیکھتا — الٰہی حکم شرع آب خوردن خطا است - تو کبھی یہ بیہودگی نہ کرتا اتنا نہ سمجھا کہ جسوقت یہ کلام معجز نظام نازل ہوا صدہا فصحی بلغاء عرب میں موجود تھے اور ایک دوسرے کے معارضہ میں جان دیتے تھے اوسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان دعوی فرمایا کہ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ یعنے ایک چھوٹی سورت اسکے مثل لے آؤ لیکن کسی نے قلم تک نہیں اٹھایا اور ارادہ تک نہیں کیا - چنانچہ یہ امر تواریخ میں متواتر ہے جب فن کے جاننے والونکو یہ جرأت نہ ہوئی تو اب ایسا کون زباندان اور منشی پیدا ہوا ہے جو اسپر اعتراض کرسکے کوئی کہتا ہے اسمیں تکرار بے فائدہ ہے بھلا سورہ رحمان میں ۳۳ مقام پر فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کی کیا ضرورت

تھی یہ بد سلیقہ اگر کبھی دیوان نظیر بھی دیکھتا کہ اوسمیں ہر جگہ ایک بند لگایا ہی اور ہر جگہ جداگانہ لطف دکھایا ہی تو ہرگز یہ خرافات منہ سے نہ نکالتا کیا ہر تکرار موجب عیب ہے اگر یہی بات ہی تو اس معترض کو چاہیے کہ اپنے اعضاے مکررہ مین سے ایک ایک حذف کر دے ایک ہاتھ کاٹ ڈالے ایک پانون اوڑادے ایک آنکھ پھوڑے ایک کان کتر دے وعلیٰ ہذا القیاس سبحان اللہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ اللہ ہدایت فرماوے۔

اور قریب حکایت بالا کے دوسری حکایت منقول ہی

کہ کوئی قاری تلاوت کرتا تھا جب اس آیت پر پہونچا قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ یعنے اگر پانی تمہارا خشک ہو جاوے اور اوتر جاوے تو کون پیدا کر سکتا ہی ایک ملحد وہان گذرا اوسنے سنکر کہا نأتی بہ بالمسحاۃ والمعول یعنے ہم نکال لین اوسکو پھاوڑے اور کدال سے اس جرأت کی سزا ئیں جب وہ رات کو سویا ایک شخص کو خواب مین دیکھا اوسنے موںہ پر ایک طپانچہ مارا اور کہا ذہب ماء عینیک فأت بہ بالمسحاۃ والمعول یعنے ہم نے تیری آنکھون کا پانی دور کیا تو اوسکو پھاوڑے اور کدال سے نکال۔ صبح کو اوٹھا تو اندھا تھا ہر چند سر پٹکا کیا ہوتا تھا۔ ہر کہ گستاخی کند اندر طریق باشد اندر لجۂ حیرت غریق۔

خاتمۃ الطبع

بفضلہ تعالیٰ یہ رسالۂ نصیحت موسومہ بہ چشمۂ رحمت تصنیف ناظم نازک خیال

شیرین مقال شیخ محمد اسلام صاحب بن شیخ محمد اشرف مرحوم متخلص بہ اسلام ساکن موضع جسوئی پرگنہ بگہرا ضلع مظفرنگر مع ضمیمہ حکایات موعظت تالیف مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدرس مدرسہ شاخ فیض عام واقع مسجد جامع کانپور ادام اللہ فیوضہما عشرۂ اولی رجب المرجب ۱۳۰۳ ہجری کو مطبع نظامی کانپور مین باہتمام عاجز محمد **عبد الرحمن** عفا عنہ اللہ السبحان سے مطبوع طباع ہوا

غزل نعت شریف

خبر ہی تمکو ای یارو یہ مین کیا کار کرتا ہون — سنو وسسے کہ بس نعت نبی اظہار کرتا ہون
حبیب اللہ کی نعت مبارک لکھنے مین اسیجا لکھو — قلم کو شاخ طوبےٰ صفحہ کو گلزار کرتا ہون
صفت لکھو کرکے مین حضرت کی دندان مبارک کی — قلم کو اپنے رشک ابر گوہربار کرتا ہون
مری آگے سے لیجا تو الگ گل ہار زینب کو — کہ مین حضرت کا اب وصف گل رخسار کرتا ہون
ہزارون نور کے شعلے نکلکر مونہ سے اوٹھتے ہین — زبان سے جب مین ذکر احمد مختار کرتا ہون
سراسر ای عزیزو یہ مری قسمت کی خوبی ہے — نہ جز ذکر نبی جو اور کچھہ تکرار کرتا ہون
کہانتک ای دل غافل بہلا یہ خواب او غفلت — نبی کا اے پکڑ دامان تجہے ہشیار کرتا ہون
الٰہی خواب مین اونکا مجہے دیدار ہو جائے — ہزارون شوق سے مین خواہش دیدار کرتا ہون
جو اعمال ستودہ سے ہی خالی ہیمرا دامان — عزیزو اونکے بدلے جمع یہ اشعار کرتا ہون
نہین بیکار ای نادان یہ حضرت کی ثناخوانی — یہ مین اپنے لیے زاد سفر طیار کرتا ہون
رسول اللہ کی تعریف افزون ہے لکھنے حد سے — مین اسپ تیز رو کو اب یہان ہموار کرتا ہون
جناب مصطفیٰ کی لکھکے ای اسلام یہ مدحت — خبر ہے بخت خفتہ کو تیرے بیدار کرتا ہون